## سفرِ حج کے رہنما اصول


عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

# ہفت روزہ ختمِ نبوت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۵ | ۲۰ تا ۲۷ ذوالقعدہ ۱۴۴۷ھ مطابق ۸ تا ۱۵ مئی ۲۰۲۶ء | شمارہ: ۱۸


# قربانی کی حقیقت

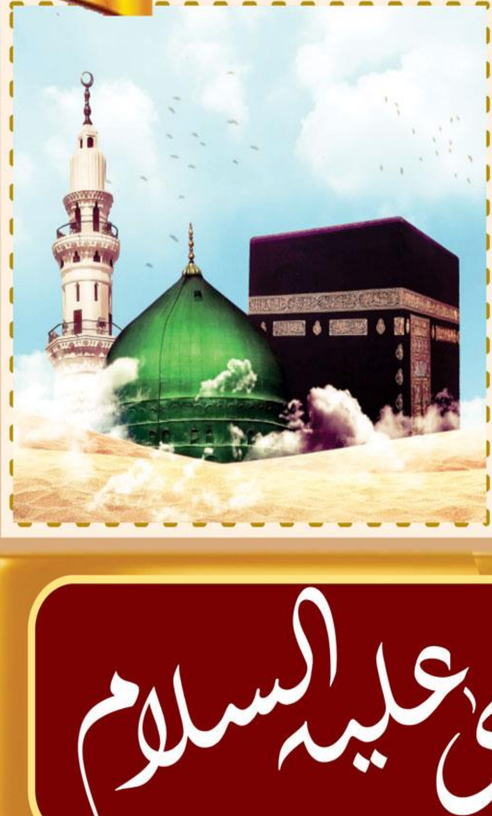

# حیاتِ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام


Website: www.khatmenubuwwat.net | www.khatm-e-nubuwwat.info | www.amtkn.com

Email: editorkn@yahoo.com

# گناہ کے کام میں مدد کرنا

س:.... ہمارے عقیدے سے ہٹ کر کسی بات کو ثابت کرنا کیسا ہے؟ جبکہ ہم اس بات کو صحیح تصور نہیں کر رہے، میں ایک ٹائپسٹ ہوں، لوگ ہر طرح کا کام دے دیتے ہیں، جن پر میں ایمان نہیں لاتا تو ان باتوں کو، ان اقوال کو ٹائپ کرنا اور چھاپنا کیسا ہے؟ کیا میرے ایمان پر کوئی فرق آئے گا؟ کیا میری روزی حلال رہے گی؟ یا ایسی باتوں کو ٹائپ ہی نہیں کرنا چاہئے؟

ج:.... ٹائپسٹ کی نوکری کرنا تو جائز ہے اور اس کی آمدنی بھی حلال ہے۔ البتہ جن باتوں کا آپ کو یقینی طور پر علم ہو کہ یہ جھوٹ ہیں۔ ان باتوں کو تحریر کرنا ’’تعاون علی الاثم‘‘ (گناہ کے کام میں مدد ہونے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔ اس لئے اس پر توبہ و استغفار کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر زیادہ تر کام ہی جھوٹ، غیبت، عیب جوئی اور الزام تراشی، فحش مواد کو تحریر کرنا اور چھاپنا ہو، تو ایسی جگہ نوکری کرنا جائز نہیں، کسی جائز متبادل کی تلاش کی جائے، ملنے پر اس جگہ کی نوکری کو فوراً چھوڑ دیں۔ اسی طرح اگر اسلام کے خلاف، دین کے خلاف یا دینی مسائل اور عقائد کے خلاف لکھنا پڑے تو بھی انکار کر دیا جائے، کیونکہ یہ ’’تعاون علی الاثم‘‘ تو ہے ہی، اس کے ساتھ اپنے اور دوسروں کے ایمان کو بھی خطرے میں ڈالنے والی بات ہے، اس سے احتراز کریں۔

’’لما فیہ من الاعانۃ علی مالایجوز و کل ماادی الی مالا یجوز لایجوز۔‘‘ (الدر المختار مع الرد المحتار، ج:۶، ص:۳۲۰)

س:.... اگر کسی کے مصنوعی دانت فکس ہوں اور ان کو نکالنا ممکن نہ ہو تو وضو اور فرض غسل کے متعلق کیا حکم ہوگا؟

ج:.... صورت مسؤلہ میں وضو کے لئے تو مصنوعی دانت کے نکالنے کی ضرورت نہیں ہے، البتہ فرض غسل میں اگر ان کو اتارنا ممکن ہو تو اتارنا ضروری ہے۔ اگر وہ فکس ہوں اتارنا ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں ان کے ساتھ ہی غسل صحیح ہو جائے گا۔

س:.... میں نماز پڑھ رہا تھا اور جلدی میں تھا، میں نے بھولے سے التحیات پڑھنے کے بعد ہی سلام پھیر دیا اور درود شریف اور اس کے بعد والی دعا پڑھنا رہ گیا، کیا میری نماز ہو گئی؟

ج:.... نماز میں آخری قعدہ میں التحیات یا تشہد پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھنا احناف کے نزدیک واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اس لئے اطمینان کے ساتھ اس کو پڑھنا چاہئے، البتہ اگر کوئی اس کو پڑھے بغیر ہی سلام پھیر دے تب بھی نماز ہو جائے گی، لیکن درود شریف کے ثواب سے محرومی ہوگی۔

’’ویصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و لا تبطل الصلاۃ بترکھا عندنا۔‘‘

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ
# ختم نبوۃ
مجلس

## مجلس ادارت
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۵ ۲۰ تا ۲۷ ذوالقعدہ ۱۴۴۷ھ مطابق ۸ تا ۱۵ مئی ۲۰۲۶ء شمارہ:۱۸

### سرپرست
حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

### مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

### نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

### مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

### معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

### قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میوؔ ایڈووکیٹ

### سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

### تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

## اس شمارے میں!

| | | |
|---|---|---|
| حیاتِ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام | ۵ | محمد اعجاز مصطفیٰ |
| قربانی کی حقیقت | ۷ | محترم محمد تبریز عالم حلیمی قاسمی |
| حج وعمرہ کا مسنون طریقہ (۲) | ۱۱ | مولانا فضل الرحیم اشرفیؒ |
| سیّد سلمان گیلانیؒ سیمینار | ۱۶ | حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ |
| سفرِ حج کے راہنما اصول | ۱۸ | مولانا عبدالحکیم نعمانی |
| دعوتی و تبلیغی اسفار | ۱۹ | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی |
| مولانا محمد عمر زکریا نقشبندیؒ کی وفات | ۲۲ | 〃 〃 〃 〃 〃 |
| خبروں پر ایک نظر | ۲۳ | ادارہ |
| میں تو اس قابل نہ تھا | ۲۷ | حضرت سیّد نفیس الحسینیؒ |

### زرِ تعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقی وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۶۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

## بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
*Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)*
*Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi*
*Ph:32780337, Fax:32780340*

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
**Ph:061-4783486**

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِنبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

# عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

## قسط:۱۶۶ فصل:....۸ھ کے واقعات

۱۷-عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس القرشی العبشمی، عبداللہ بن عامر کے والد۔

۱۸-رُکانہ (بضم راء) ابن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القرشی المطّلبی، انہیں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کُشتی ہوئی تھی، اور یہ قریش میں سب سے بڑے پہلوان تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو یا تین دفعہ چت کیا، اس کُشتی کی تفصیل بڑی کتابوں میں دیکھئے۔

۱۹-سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدودّ القرشی العامری، رُؤسائے قریش میں سے تھے، یہ وہی صاحب ہیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ کے صلح نامے میں ''محمد رسول اللہ'' لکھنے سے روکا تھا، اور اس کے اِصرار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ لفظ مٹا کر ''محمد بن عبداللہ'' لکھنے کا حکم فرمایا تھا، اس واقعے کی تفصیل صحیح بخاری میں مذکور ہے، مگر فتحِ مکہ کے موقع پر ان کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت سے نوازا۔

۲۰-سہل بن عمرو القرشی العامری، سہیلِ مذکور کے بھائی۔

۲۱-مسیب بن حزن بن ابی وہب القرشی المخزومی، سعید بن مسیبؒ کے والد۔

۲۲-ان کے بھائی حکیم بن حزن، سعید بن مسیبؒ کے چچا۔

۲۳-ان دونوں کے والد حزن بن ابی وہب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بجائے ''حزن'' کے ''سہل'' تجویز فرمایا۔

۲۴-مخرمہ بن نوفل ابوالمسوَر القرشی الزہری۔

۲۵-ان کے صاحب زادے مسوَر بن مخرمہ، بعدازاں دونوں باپ بیٹوں نے اسی سال ذی الحجہ میں مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

۲۶-عبدالرحمٰن بن سمرہ بن جبیر القرشی العبشمی، ان کا نام ''عبدالکعبہ'' تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل کرکے ''عبدالرحمٰن'' رکھا۔

۲۷-عبدالرحمٰن بن عوّام بن خویلد القرشی الاسدی، حضرت اُمّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے اور حضرت زبیر بن عوّام کے بھائی ہیں۔

۲۸-عبد بن اُبیّ بن کعب۔

۲۹-ابومروان حکم بن ابی عاص بن اُمیہ القرشی الاموی۔

۳۰-ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ القرشی العبشمی، یہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں، ابوحذیفہ بن عتبہ کے بھائی اور حضرت مصعب بن عمیر کے ماں شریک بھائی ہیں، رضی اللہ عنہم۔

(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

# حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے تحت مرکزی جامع مسجد تھانویؒ، جیکب لائن میں تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد کرایا گیا، جس میں راقم نے درج ذیل معروضات پیش کیں، افادۂ عام کے لیے نذرِ قارئین کی جارہی ہیں:

بعد از خطبہ مسنونہ: قال اللہ تعالیٰ: ’’وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ۔‘‘ (الزخرف:۶۱)

قرآن کریم میں بہت ساری آیات اشارۃ النص کے طور پر نزولِ مسیحؑ کی خبر دیتی ہیں، جن میں سے ایک آیت کریمہ آپ کے سامنے تلاوت کی گئی ہے۔ جس طرح جسم کی حفاظت کے لیے ڈاکٹرز ہوتے ہیں، قانونی لڑائی لڑنے کے لیے وکلا ہوتے ہیں، ہر شعبے کے ماہرین موجود ہیں، اسی طرح ہمارے لیے سب سے قیمتی چیز ایمان ہے، مگر ہمارے معاشرے میں اس کی حفاظت کے لیے سب سے کم اہمیت دی جاتی ہے۔ جبکہ سب سے قیمتی چیز ایمان ہے۔

ایمان نام ہے ہر اس چیز کا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے لے کر امت کو دی۔ اس چیز کو اسی انداز سے ماننا اور عمل کرنا، اس کا نام ایمان ہے۔ جیسے ابھی ہم نے امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھی تو وہی کیا جو امام نے کیا، اگر ہم امام سے ادھر ادھر ہوں گے تو نماز ضائع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس چیز پر جیسے عمل کیا اور جیسے بتایا، اس سے ہٹنا اپنی خواہش ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے، ہم نے مان لیا۔ نماز، زکات، روزہ، حج کے بارے میں بتایا، پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے اور آخری نبی میں ہوں، یہ بھی بتایا۔ پہلے نبیوں کو کتابیں ملیں۔ ہم ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو مانتے ہیں، کسی ایک نبی کا انکار نہیں کرتے، ورنہ ایمان سے باہر ہو جائیں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں اور اس کی دلیل یہی ہے کہ ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتایا کہ اس کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں۔ ایمان کی ہر ہر بات کا ماننا ضروری ہے اور کسی ایک کا بھی انکار کفر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ ’’نیا نبی‘‘ اس لیے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی نے ہمیں بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے بنے، حضرت حوا علیہا السلام ان کی پسلی یا ران سے پیدا ہوئیں، اور یہ دونوں ہمارے ماں باپ ہیں، انہی سے نسل انسانیت پھیلی۔ تو یہ بھی بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے، حضرت مریم علیہا السلام سے پیدا ہوئے۔ قرآن کریم میں اس نام سے پوری سورت ہے، جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا تذکرہ ہے۔ جیسے حضرت آدم وحوا کو پیدا کیا تو حضرت عیسیٰ کو پیدا کرنا کوئی مشکل نہیں اللہ کے لیے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں قرآن نے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک ایک چیز بتائی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے آخری نبی تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ سلسلہ چلا، ان کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں ہزاروں نبی آئے، اور بڑے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہمارے نبی، ایک ہی نبی آئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا، دوسرے آسمان پر ہیں، قیامت کی

بڑی نشانی ہیں، وہ نازل ہوں گے قرب قیامت میں، فجر کی نماز کے وقت فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی کنارے پر واقع مینار کے پاس، اس وقت حضرت مہدی علیہ الرضوان مسلمانوں کی قیادت کر رہے ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلی نماز ان کے پیچھے پڑھنے کے بعد امت کی قیادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنبھال لیں گے، دجال جو کہ ظاہر ہو چکا ہوگا، وہ آپ کی تشریف آوری کا سن کر بھاگے گا، مگر اس کا قتل ان کے ہاتھوں لکھا جا چکا ہے، وہ آپ کو دیکھ کر نمک کی طرح پگھلے گا، مقامِ لُد جہاں اسرائیل کا ہوائی اڈہ ہے وہاں اسے قتل کریں گے، نیزہ پر اس کا خون لگا دکھائیں گے، ستر ہزار دجالیوں کو اسلام کی دعوت دیں گے، پتھر اور درخت بھی انہیں پناہ نہیں دیں گے۔ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے۔ ’’وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا‌ ۔‘‘ (النساء:۱۵۹)

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑ دیں گے۔ 40 یا 45 سال دنیا میں رہیں گے۔ یاجوج ماجوج کے فتنہ کا قلع قمع کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شادی کریں گے، ان کی اولاد ہوگی، اس کے بعد ان کا انتقال ہوگا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روضہ اقدس میں تدفین ہوگی۔ یہ ساری باتیں 80 سے زیادہ احادیث نبوی میں بیان ہوئی ہیں، جو حدیث 10 صحابہ کرامؓ بیان کریں تو وہ قرآن کریم کی طرح قطعی ہوتی ہے اور اس کا انکار قرآن کا انکار ہے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے کتاب لکھی ہے: ’’التصریح بما تواتر فی نزول المسیح‘‘ اس میں یہ تمام احادیث جمع فرما دی ہیں۔

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول کا انکار کرنے والا مسلمان نہیں ہے، ڈاکٹر جاوید غامدی اس کا منکر ہے۔ جیسے محمد شیخ مقامِ ابراہیم کا منکر ہے اور کہتا ہے کہ یہ کسی جگہ کا نام نہیں، بلکہ یہ تو مرتبہ ہے۔ اب جو قرآن پڑھ کر اپنی مرضی سے معنی بیان کرے تو یہ دین نہیں ہے۔ قرآن نے یہود کے دعوائے قتل کی نفی کی ’’وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا‘‘ اور ’’وَمَا صَلَبُوۡهُ‘‘ میں صلیب پر پھانسی دیئے جانے کی نفی ہے، جو عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ جب کہ ’’بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ‘‘ اسلامی عقیدہ ہے۔ (النساء: ۱۵۷، ۱۵۸)

نزولِ مسیحؑ کی حکمت یہ ہے کہ عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے ہم انسانوں سے عہدِ ’’الست‘‘ لیا، سب انسانوں نے جواب دیا: ’’بلیٰ‘‘ ایک نکتہ کی بات علماء کرام نے لکھی ہے کہ تخلیق میں حضرت آدم علیہ السلام پہلے ہیں، لیکن ’’بلیٰ‘‘ کہنے والے سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انبیا کرام علیہم السلام سے عہد لیا، جو ’’میثاق النبیین‘‘ کہلاتا ہے: ’’وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيۡتُكُمۡ مِّنۡ كِتٰبٍ وَّحِكۡمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنۡصُرُنَّهٗ‌ ۔‘‘ (آل عمران:۸۱)

چنانچہ ہر ہر نبی نے اپنی امت کو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔ اب جبکہ یہود و نصاریٰ نے اپنے اپنے نبیوں کا یہ حکم نہیں مانا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے، نہ آپ کی مدد کی تو ان کا ایمان اپنے نبیوں پر بھی کہاں رہا؟ جو حیاتِ مسیحؑ کا منکر ہے، وہ یہود و نصاریٰ کا عقیدہ رکھتا ہے۔

اب آپ سب لوگ یہاں سے اپنے اپنے گھر والوں کے لیے مبلغ بن کر جائیں۔ دین کی بات مسجد سے ملے گی، میڈیا پر علماء کے اختلافات کو اچھالا جاتا ہے، حالانکہ ججوں کے درمیان بھی فیصلہ کرنے میں اختلاف ہو جاتا ہے، ڈاکٹروں میں بھی مریض کی تشخیص میں ہو جاتا ہے مگر ان پر کوئی تبصرہ نہیں کرتا۔ یاد رکھیے کہ علاج بھی ہر ڈاکٹر سے نہیں کرایا جا سکتا، آنکھ کے ڈاکٹر سے دل کا علاج نہیں کرایا جاتا، اسی طرح ہر مولوی کے پاس بھی ہر مسئلے کا حل نہیں ہوتا۔ ایمان کی حفاظت کرنے والے اور امت کو فتنوں سے بچانے کی فکر کرنے والے بھی مخصوص علماء ہوتے ہیں، انہی علماء کی ایک جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے، جس کے تحت یہ کورس کرایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!‘‘

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمد و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ اجمعین!

# قربانی کی حقیقت

محترم محمد تبریز عالم حلیمی قاسمی

قربانی تسلیم ورضا کا عنوان اور عبدیت و بندگی کا مظہر ہے، ایک مسلمان سے زندگی کے ہر موڑ پر قربانی مطلوب ہے، مال کی قربانی، وقت کی قربانی، جان کی قربانی، نیند کی قربانی اور اولاد کی قربانی، انسان کی پوری زندگی قربانیوں سے لبریز ہوتی ہے۔ جب عقل وفہم معرفت الٰہی کے سمندر کی گہرائی میں اتر جاتی ہے تو عبد و معبود کے رشتہ میں ایسی مضبوطی پیدا ہو جاتی ہے کہ عبد کی عبدیت ،معبود کی معبودیت کے آگے نہ صرف یہ کہ سرِ تسلیم خم کر دیتی ہے، بلکہ وہ اسے آگ میں بخوشی کودنے پر آمادہ کر دیتی ہے، جذبۂ قربانی وہ نشہ ہے جس کی لذت کی سرمستی اس قدر عمدہ ہوتی ہے کہ وہ انسان کو اولاد جیسی قیمتی نعمت راہِ خدا میں لُٹا دینے پر برضا تیار کر دیتی ہے۔ جذبہ قربانی سے ہی عزیمت و استقامت کی لازوال داستان لکھی جاتی ہے اور قربانی ہی حقیقی محبت کی عظیم الشان نشانی ہے، اسی لیے قربانی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ہرگز نہیں کی جاسکتی۔

اسلام خود سپردگی کا دوسرا نام ہے، اس لیے اس کی تعلیمات اور اس کے احکام میں قربانی کا مفہوم بھی موجود ہے: نماز میں وقت اور راحت کی قربانی موجود ہے، زکوٰۃ و صدقات میں مال کی قربانی نظر آتی ہے، روزے میں بھوک پیاس کی قربانی دکھائی دیتی ہے، حج وقت، مال اور راحت و آرام کی قربانی سے عبارت ہے جب کہ جہاد راہِ خدا میں جان و مال کی قربانی کا منظر پیش کرتا ہے۔

جان و مال کی قربانی، جان و مال دینے والے رب کے قرب کا ذریعہ ہے، قربانی کا لفظ قُرب سے لیا گیا ہے، جس کے معنی قریب کرنے کے ہیں؛ چوں کہ قربانی کا مبارک عمل بندے کو اللہ کے قریب کرتا ہے اس لیے اسے قربانی کہتے ہیں ،ایک مسلمان کے لیے قربِ الٰہی بہت بڑا سرمایہ ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص بندوں پر ایک مستقل قربانی کو ضروری قرار دیا، تاکہ محسوس طور پر زندگی میں قربانی کا احساس کیا جاسکے۔ قربانی ہمیں یہ سبق بھی دیتی ہے کہ اللہ کی رضا اور خوش نودی کے سامنے ہم اپنی خواہشات، اپنے جذبات، اپنا غصہ، اپنی محبت اور اپنے تمام احساسات قربان کر دیں۔

یوں تو اللہ کے نام پر جانور کی قربانی کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے، لیکن ایام قربانی میں قربانی ایک اہم عبادت ہے اور شعائر اسلام میں سے ہے، زمانہ جاہلیت میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا، مگر بتوں کے نام پر قربانی کی جاتی تھی، اسی طرح دوسرے مذاہب میں قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے۔

سورہ کوثر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ جس طرح نماز اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتی، قربانی بھی اسی کے نام پر ہونی چاہیے، چنانچہ ’’فصل لربك وانحر‘‘ کا یہی مفہوم ہے۔

## قربانی کی حقیقت:

بارگاہ الٰہی میں قربانی پیش کرنے کا سلسلہ یوں تو حضرت آدم علیہ السلام سے ہی چلا آرہا ہے، چناں چہ قرآن میں حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کی قربانی پیش کرنے کا قصہ مذکور ہے، علاوہ ازیں قربانی کا عمل ہر امت میں مقرر کیا گیا ہے، چناں چہ سورہ حج آیت نمبر 34 میں اللہ کا ارشاد ہے: ”اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی اس غرض سے مقرر کی ہے کہ وہ ان مویشیوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں عطا کیے ہیں۔“ البتہ اس کے طریقے اور صورت میں کچھ فرق ضرور رہا ہے، قربانی کی ایک عظیم الشان صورت وہ ہے جو امت محمدیہ کو عطا کی گئی ہے، یہ قربانی ہر سال صاحب نصاب مسلمانوں پر جانور کی قربانی کی شکل میں واجب ہے، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، عید الاضحیٰ کی قربانی کے متعلق رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"قربانی تمہارے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت اور یادگار ہے۔" اس قربانی کا اصل مقصد جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، چناں چہ اس سے جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور یہی بات قربانی کی روح ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی قربانیوں کا مظہر ہے، اللہ تعالیٰ نے قوم کی قربانی دلوائی، آپ نے اپنا ملک، گھر، والدین اور دوستوں کو چھوڑ کر، مکہ مکرمہ کی بے آب وگیاہ وادی کی جانب ہجرت کی، بیت اللہ کے پاس بیوی اور شیر خوار بچے کو چھوڑنے کا عزم کیا اور جب وہ بچہ دست وبازو اور بڑھاپے کا سہارا بننے کے قابل ہوا تو اسے ذبح کردینے پر آمادہ ہو گئے، یہ سب رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے قابل تقلید عمل ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے اپنی مرضیات اور اپنی محبتوں کو کس طرح قربان کیا جاتا ہے، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت سے بخوبی سیکھا جاسکتا ہے؛ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو یہ قربانی بطور سنت ابراہیمی عطا فرمانے کا فیصلہ فرمایا، چناں چہ دس ذی الحجہ سن دو ہجری کو رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز عید ادا فرمائی اور دو مینڈھے ذبح کیے اور مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا۔ ترمذی کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ میں مقیم رہے اور ہر سال قربانی کیا کرتے تھے، اپنے آخری حج میں تو رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹوں کی قربانی پیش فرمائی تھی، استطاعت کے باوجود جو لوگ قربانی نہیں کرتے ہیں اس پر سخت وعید وارد ہوئی ہے، اس سے قربانی کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

**اولاد اور قربانی کا جانور:**

سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے بیٹے کی قربانی پیش کرنے کا اشارہ دیا تھا، پھر یہ حکم بیٹے سے پھیر کر دنبے کی طرف منتقل کردیا گیا۔ اللہ تعالیٰ چاہتے تو براہِ راست کسی جانور کو ذبح کرنے کا حکم دیتے؛ لیکن ایسا نہیں ہوا، یہ اس لیے تھا تاکہ قیامت تک آنے والے لوگوں کو یہ پیغام دیا جائے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اولاد قربان کرنے کا حکم آجائے تو توحید وایمان کی تکمیل کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اللہ کے حکم پر اپنی اولاد کو قربان کردے۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں:

"دراصل قربانی کیا ہے؟ ایک تصویری زبان میں تعلیم ہے، جسے جاہل اور عالم سب پڑھ سکتے ہیں، وہ تعلیم یہ ہے کہ خدا کسی کے خون اور گوشت کا بھوکا نہیں ہے وہ تو "وھو یطعم ولا یطعم" ہے، ایسا پاک اور عظیم الشان نہ تو کھالوں کا محتاج ہے نہ گوشت کے چڑھاوے کا، بلکہ وہ تمہیں سکھانا چاہتا ہے کہ تم بھی خدا کے حضور میں اس طرح قربان ہوجاؤ اور یہ بھی تمہارا ہی قربان ہونا ہے کہ اپنے بدلے اپنا قیمتی جانور قربان کردو۔

(احکام اسلام عقل کی نظر میں، ص:118)

رحمۃ اللہ الواسعۃ میں ہے:

"قربانی صرف اونٹ، گائے، بھینس اور بھیڑ، بکری کی درست ہے، کیوں کہ یہ پالتو مویشی ہیں اور سرمایہ ہیں، ان کی قربانی کرنے کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ جنگلی جانور ہرن وغیرہ کی قربانی تو مالِ مفت دلِ بے رحم والا معاملہ ہے اور کوئی ہرن پال لے تو یہ خاص معاملہ ہے، احکام عام حالات پر مرتب ہوتے ہیں اور گھوڑے گدھے اور خچر کی قربانی اس لیے درست نہیں کہ وہ "ماکول اللحم" نہیں۔ (630/3)

**قربانی میں عمدہ جانور مطلوب ہے:**

مفتی سعید احمد پالن پوریؒ لکھتے ہیں:

"قربانی کے جانور کو فربہ کرنا اور عمدہ جانور کی قربانی کرنا مستحب ہے اور عیب دار جانور کی قربانی درست نہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قربانی من وجہٍ مالی عبادت ہے۔ سورہ الحج آیت:37 میں ہے:

"اللہ کے پاس نہ ان (ہدیوں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون، بلکہ ان کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔"

یعنی قربانی میں اصل مقصود تقویٰ ہے، جو دل کی ایک کیفیت ہے، مال نہیں ہے۔ مگر اس کا تقوُّم (وجود) قربانی کے جانور کے ذریعہ ہوتا ہے، پس قربانی ضروری ہے۔ پھر جانور قربان کرنے کے بعد اس کا گوشت یہیں دنیا میں رہ جاتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی میزبانی کے طور پر خود قربانی کرنے والا اور دوسرے بندے استعمال کرتے ہیں اور کچھ حصہ اس کا رائیگاں جاتا ہے۔ خون، ہڈیاں وغیرہ پھینک دی جاتی ہیں اور جب جانور کی قربانی ضروری ٹھہری تو جانور مال ہے۔ پس قربانی بھی مالی عبادت ہے اور مالی عبادت کے بارے میں اللہ پاک نے دو باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ سورۂ آل عمران میں فرمایا ہے:

"تم خیر کامل کو کبھی نہ حاصل کرسکو گے

یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو۔‘‘

اور مریل اور عیب دار جانور پیارا کب ہوتا ہے۔ عمدہ فربہ جانور پیارا ہوتا ہے۔ ایسا جانور قربان کرنے سے قربانی کرنے والے کی سچی رغبت ظاہر ہوتی ہے اور دوسری بات سورۃ البقرہ آیت: 267 میں ارشاد فرمائی ہے:

’’اے ایمان والو! خرچ کیا کرو عمدہ چیز اپنی کمائی سے اور اس سے جو کہ ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کی ہے اور ردی (بیکار) چیز کو خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو۔‘‘

اس حکم خداوندی کے بموجب عیب دار جانور کی قربانی درست نہیں۔

(رحمۃ اللہ الواسعۃ، 3/632)

### عیدالاضحیٰ میں قربانی:

عیدالاضحیٰ کا دن وہ دن ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جاں نثاری کی یاد دلاتا ہے، یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص اور تسلیم و رضا کو شرفِ قبول عطا فرمایا، ہر سال جانور کی قربانی اسی مصلحت سے مقرر کی گئی کہ اس میں ملت ابراہیمی کے ائمہ کے حالات اور ان کے جان و مال کو راہ خدا میں خرچ کرنے اور ان کی غایت درجہ صبر کرنے کی یاد دہانی کر کے لوگوں کو عبرت دلائی جائے، نیز جو مسلمان حج کے لیے مکہ نہیں پہنچ سکے وہ اپنے وطن میں رہتے ہوئے ان کی مشابہت اختیار کر لیں، تاکہ حج کی شان بلند ہو اور لوگوں میں حج کرنے اور منیٰ میں جانور ذبح کرنے کا شوق وولولہ پیدا ہو۔

اس موقع پر جانور کی قربانی میں مصلحت یہ ہے کہ اس سے مخلوق پر شفقت کا اظہار ہوتا ہے؛ چناں چہ عیدالفطر میں مخلوق خدا پر شفقت کے لیے صدقہ فطر واجب کیا گیا اور عیدالاضحیٰ میں مساکین اور دوست و رشتہ دار کے لیے گوشت کی مہمانی مقرر کی گئی، گوشت کا مرغوب، مقوی، قیمتی اور عمدہ غذا ہونا سب کو معلوم ہے، اسی لیے ایام قربانی میں جانور ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کرنا درست نہیں ہے تاکہ گوشت کی مہمانی سے کوئی محروم نہ رہے، صدقہ کے پیسے سے ہر کوئی گوشت خریدے گا ضروری نہیں ہے اور اسی لیے عیدالاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے کچھ کھانا غیر مناسب بات ہے، کیوں کہ جب قربانی کرنے والا بھوکا ہوگا تو قربانی کا گوشت خوب رغبت سے کھائے گا، ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں اور مصلحتیں جانور کی قربانی سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں، اس لیے عیدالاضحیٰ کے موقع پر جانور کی قربانی عقل و شرع، ہر اعتبار سے بہت موزوں ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: رحمۃ اللہ الواسعۃ 3/624، احکام اسلام عقل کی نظر میں ص: 126 حصہ دوم)

### ذبحِ انسان مصلحت کے خلاف ہے:

بلاشبہ انسان کا اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا بہت عمدہ بات ہے، بلکہ یہ تقاضائے بندگی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ درجہ شہادت کا حصول اعلیٰ کمال مانا گیا ہے اور شہادت کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، لیکن ہر سال ہر صاحب نصاب کا ذبح ہونا وجودِ کائنات کی مصلحتوں کے خلاف ہے، کیوں کہ ہر انسان کے ساتھ دوسروں کے حقوق ہیں، کسی کی پرورش ہے، کسی کے نان ونفقہ کا مسئلہ ہے، کسی کی شادی کرانی ہے اور کسی کے مالی حقوق واپس کرنے ہیں وغیرہ وغیرہ، اگر قربانی کے نام پر انسان ذبح ہوتا رہے تو سارے حقوق ضائع ہو جائیں گے اور حقوق کا ضائع ہونا ذبح انسان سے زیادہ باعثِ مشقت اور تکلیف کا موجِب ہے۔

### قربانی خلافِ رحم نہیں ہے:

اسلام مخالف ماحول میں یہ بات بہت شدت سے بلند کی جاتی ہے کہ عیدالاضحیٰ میں جانوروں کی قربانی رحم کے خلاف ہے، لوگ اسے ہندی میں ’’جیو ہتیہ‘‘ کہتے ہیں، بعض شدت پسند حکومتیں اس پر پابندی کی نہ صرف باتیں کرتی ہیں، بلکہ اس کے لیے قانون سازی پر آمادہ نظر آتی ہیں، میڈیا اور ٹی وی ڈیبیٹ کے ذریعہ خوب پروپیگنڈا کیا جاتا ہے، اس کی وجہ سے بعض کم علم مسلمان بھی شکوک وشبہات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ حالاں کہ قربانی ازروئے عقل بھی خلافِ رحم نہیں ہے، اس سلسلے میں حضرت تھانویؒ کی چشم کشا مفصل تحریر درج ذیل ہے، وہ لکھتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ کو ماننے والی قومیں، خواہ وہ کوئی ہوں، اس بات کی ہرگز قائل نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ ظالم ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کو رحمٰن و رحیم مانتے ہیں۔ اب خدا کا فضل دیکھو کہ ہوا میں باز، شکرے، گدھ اور چرغ وغیرہ شکاری جانور موجود ہیں اور وہ غریب پرندوں کا گوشت ہی کھاتے ہیں۔ گھاس اور عمدہ سے عمدہ میوے اور اس قسم کی کوئی چیز نہیں کھاتے، پھر دیکھو آگ میں پروانے کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے، پھر پانی کی طرف خیال کرو کہ اس میں کس قدر خوں خوار جانور موجود ہیں، گھڑیال اور بڑی

بڑی مچھلیاں اور اود بلاو وغیرہ۔ یہ چھوٹے چھوٹے آبی جانوروں کو کھا جاتے ہیں، بلکہ بعض مچھلیاں قطبِ شمالی سے قطبِ جنوبی تک شکار کے لیے جاتی ہیں۔ پھر ایک اور قدرتی نظارہ سطحِ زمین پر دیکھو کہ چیونٹی کھانے والا جانور کیسے زبان نکالے پڑا رہتا ہے، بہت سی چیونٹیاں اس کی زبان کی شیرینی کی وجہ سے اس کی زبان پر چڑھ جاتی ہیں تو جھٹ زبان کھینچ کر سب کو نگل جاتا ہے۔ مکڑی مکھیوں کا شکار کرتی ہے، مکھیاں کھانے والا جانور اپنی غذا ان جانوروں کو ہی مار کر بہم پہنچاتے ہیں، بندروں کو چیتا مار کر کھاتا ہے، جنگل میں شیر بھیڑیے تیندوے کی غذا جو مقرّر ہے، وہ سب کو معلوم ہے، بلّی کس طرح چوہوں کو پکڑ کر ہلاک کرتی ہے۔ اب بتلاؤ کہ اس نظارہ عالم کو دیکھ کر کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ قانونِ ذبح جو عام طور پر جاری ہے، یہ کسی ظلم کی بنا پر ہے۔ ہرگز نہیں، پھر انسان پر حیوان کے ذبح کرنے کے ظلم کا الزام کیا مطلب رکھتا ہے؟ انسان کے جوئیں پڑ جاتی ہیں یا کیڑے پڑ جاتے ہیں، کیسے بے باکی سے ان کی ہلاکت کی کوشش کی جاتی ہے، کیا اس کا نام ظلم رکھا جاتا ہے؟ جب اسے ظلم نہیں کہتے، اشرف (اعلیٰ) کے لیے اخس (ادنیٰ) کا قتل جائز ہے، تو ذبح پر اعتراض کیوں کر ہو سکتا ہے؟ بلکہ غور کرو اور حضرت ملک الموت کو دیکھو کہ کیسے کیسے انبیاء و رسُل، بادشاہ، بچے، غریب، امیر، سوداگر سب کو مار کر ہلاک کرتے ہیں اور (اس) دنیا سے نکال دیتے ہیں۔ پھر غور کرو کہ اگر ہم جانوروں کو عیدالاضحیٰ (وغیرہ) پر اس لیے ذبح نہ کریں کہ ہمارا ذبح کرنا رحم کے خلاف ہے تو کیا اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ زندہ رکھے گا اور اگر جانوروں کو ذبح کرنا خلافِ رحم ہوتا تو اللہ تعالیٰ شکاری اور گوشت خوار جانوروں کو پیدا نہ کرتا۔ نیز اگر ان کو ذبح نہ کیا جائے تو خود یہ بیمار ہو کر مریں گے۔ پس غور کرو ان کے (ایسے) مرنے میں کس قدر تکلیف لاحق ہو گی۔

قانونِ الٰہی میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر چیز بے حد بڑھنا چاہتی ہے۔ اگر ہر ایک برگد کے بیج حفاظت سے رکھے جائیں تو دنیا میں برگد ہی برگد ہوں اور دوسری کوئی چیز نہ ہو، مگر دیکھو ہزار جانور اس کا پھل کھاتے ہیں، اس سے پتا چلتا ہے کہ اس بڑھنے کو روکنا مرضی الٰہی ہے۔ اسی طرح اگر سارے جانوروں کی پرورش کریں تو ایک وقت میں دنیا کی ساری زمین بھی ان کے چارے کے لیے کافی نہ ہو گی، آخر بھوک پیاس سے خود ان کو مرنا پڑے گا، جب کہ یہ نظارہ قدرت موجود ہے تو ذبح کرنا خلافِ مرضی الٰہی کیوں ہے؟ اس مسئلے کو تو ان دنوں ہندوستان کے متعصب لوگوں نے بھی خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا ہے کہ ان جانوروں کے پالنے والے ان کی کفالت سے معذور ہو کر کس طرح انہیں چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اور حکومت کی جانب سے ان کے ذبح پر پابندی لگانے سے کسانوں کا کیا ردِعمل سامنے آیا ہے۔'' (احکام اسلام عقل کی نظر میں ص:120)

### قربانی کی عمومی حکمتیں:

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک ہے اور ہم اس کے بندے اور مخلوق ہیں، اللہ تعالیٰ کا کوئی فیصلہ حکمت سے خالی نہیں ہوتا، لیکن بندے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اللہ کے فیصلوں کی علت اور حکمت کا مطالبہ کرے، اس کا کام بس اتنا ہے کہ وہ اللہ کے فیصلوں کو دل و جان سے قبول کرے اور عمل کرتا رہے۔ تاہم اللہ کے فیصلوں اور اس کے احکام کی حکمتوں کا ادراک اور علم ہو جانا کچھ غلط نہیں ہے، بلکہ بعض لوگوں کے لیے اطمینان قلبی کا موجب ہے، اسی پس منظر میں قربانی کے تعلق سے کچھ حکمتیں لکھی گئی ہیں، اخیر میں کچھ عمومی حکمتیں بھی درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

1… قربانی درحقیقت جان و مال جیسی قیمتی نعمت کا شکرانہ ہے۔

2… یہ شعائرِ اسلام اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا ذریعہ ہے۔

3… قربانی اپنی ذات، اہل خانہ، پڑوسی، دوست احباب، رشتہ دار اور غرباء و مساکین پر وسعت سے کام لینے کا باعث ہے، نیز یہ مہمانوں کی عزت کا موجب ہے۔

4… یہ سنتِ ابراہیمی پر عمل درآمد کا اظہار ہے۔

5… قربانی اس بات پر دال ہے کہ قربانی کرنے والا ان تمام امور اور واقعات کی تصدیق کرتا ہے جس کی اطلاع اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے دی ہے۔

6… قربانی صبر، استقامت، ایثارِ نفس، تسلیم و رضا اور محبتِ الٰہی کے اظہار سے عبارت ہے، جو یہ بتاتی ہے کہ جب بندہ ان اوصاف سے آراستہ ہوتا ہے تو مشیّتِ الٰہی قدم قدم پر اس کی رہبری کرتی ہے۔

۞۞..........۞۞

# حج وعمرہ کا مسنون طریقہ

حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

گزشتہ سے پیوستہ

## حج کا تفصیلی طریقہ

### اِحرامِ حج (فرض):

۸/ذوالحجہ کو بعد نمازِ فجر یہ ارادہ کیجیے کہ ”اب میں حج کا اِحرام باندھ رہا ہوں“ ”نیت“ دل کے ارادے کا نام ہے، البتہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا بھی مستحب ہے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔“ اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لیے آسان فرمادیجیے اور میری طرف سے قبول کرلیجیے۔

نیت کرنے کے بعد آپ تلبیہ پڑھیں:

”لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ۔“

احرام باندھتے وقت ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا ضروری ہے، اور تین مرتبہ تلبیہ پڑھنا سنت اور افضل ہے۔ مرد اونچی آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ آواز سے پڑھیں۔ تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور یہ دعا پڑھیں: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ۔“

آپ کے حج کا اِحرام شروع ہوگیا اور آپ پر وہی پابندیاں لگ گئیں جو عمرہ کا اِحرام باندھتے وقت لگی تھیں۔ ہو سکے تو مسجد حرام میں جا کر اِحرام باندھنا افضل صورت ہے، لیکن اگر آپ وہاں نہ جاسکیں تو اپنی قیام گاہ پر اِحرام باندھ لیں۔ نفلی طواف کا موقع مل جائے تو طواف کر کے قیام گاہ پر آجائیں اور نفلیں پڑھ کر اِحرام کی چادریں باندھ کر نیت کریں۔

اگر خواتین معذوری کی حالت میں ہوں تب بھی ان کے لیے ۸ ذوالحجہ کو حج کا اِحرام باندھنا ضروری ہے۔ البتہ ایسی خواتین نہ تو مسجد حرام میں جائیں اور نہ ہی نفلیں پڑھیں۔ بلکہ اپنی قیام گاہ پر قبلہ رخ بیٹھ کر حج کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔ اِحرام باندھنے سے پہلے ان کے لیے غسل کرنا بہتر ہے، یہ غسل طہارت کے لیے نہیں بلکہ نظافت اور صفائی کے لیے ہے۔

### حج کا پہلا دن ۸/ذوالحجہ: یوم الترویہ

### منیٰ میں پانچ نمازیں:

۸/ذوالحجہ منیٰ میں آج پانچ نمازیں ادا کرنا سنت ہے۔ یعنی آٹھ ذوالحجہ کی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نویں تاریخ کی فجر۔ بعض اوقات ۸ تاریخ کی بجائے ۷ تاریخ کو ہی منیٰ لے جاتے ہیں، ایسی صورت میں ۷ تاریخ کو ہی منیٰ روانہ ہونے سے پہلے اِحرام باندھ لیں۔

### حج کا دوسرا دن: ۹/ذوالحجہ: یومِ عرفہ (فرض):

نویں تاریخ کو فجر کی نماز کے بعد سورج چڑھے منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہوں گے۔ عرفات پہنچتے پہنچتے دوپہر ہوجائے گی۔ وقوفِ عرفات جو کہ فرض ہے اس کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! نویں تاریخ کو عرفات کے میدان میں حاضری حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔ میدانِ عرفات میں حاضر نہ ہوا تو اس کا حج نہیں ہوگا۔

### وقوف کی نیت سے پہلے غسل کرلیں:

اگر آسانی سے ممکن ہو تو وقوفِ عرفہ کی نیت سے آپ غسل کرلیں۔ غسل کرنا سنت ہے۔ اس میں بہت زیادہ وقت صَرف نہ کریں۔

### عرفات میں ظہر اور عصر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں:

میدانِ عرفات میں جو مسجد نمرہ ہے اس کے امام صاحب آج نویں تاریخ کو ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر ہی کے وقت میں ایک ساتھ پڑھائیں گے۔ جو حجاج کرام مسجد نمرہ میں امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھیں، ان کو یہ دونوں نمازیں اکٹھی ملا کر پڑھنی ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص مسجد نمرہ کے امام صاحب کے پیچھے نماز

نہیں پڑھتا بلکہ وہ اپنی نماز اپنے خیمے میں اکیلا یا علیحدہ جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس صورت میں وہ دونوں نمازیں اکٹھی ملا کر نہیں پڑھے گا، بلکہ ظہر کو ظہر کے وقت میں اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھنا چاہیے۔

**وقوفِ عرفہ کا وقت اور اعمال (فرض):**

تیسری بات یہ ہے کہ وقوفِ عرفہ، جو فرض ہے، اس کا وقت نویں تاریخ کو زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ توبہ استغفار کریں، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کریں، دعائیں مانگیں، درود شریف اور تلبیہ پڑھیں، اور یہ عمل مسلسل جاری رہنا چاہیے۔ عصر کا وقت ہونے پر عصر کی نماز باجماعت پڑھیں اور پھر کھڑے ہو جائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت عرفات کے میدان کا انتہائی قیمتی وقت ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہیں۔ الحاح وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مانگیں، اگر زیادہ دیر کھڑے نہ ہو سکیں تو جتنی دیر کھڑا ہونا ممکن ہو، کھڑے ہو کر اور پھر بیٹھ کر دعائیں کریں۔ یہ عمل مسلسل مغرب تک جاری رہنا چاہیے۔

**میدانِ عرفات سے نکلنے کا وقت:**

چوتھی بات یہ ہے کہ عرفات کے میدان میں غروبِ آفتاب تک ٹھہرنا ضروری ہے، کوئی شخص بھی عرفات کے میدان سے سورج غروب ہونے سے پہلے باہر نہ نکلے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کا اونٹ بھی گم ہو جائے تو وہ اس کی تلاش کے لیے بھی غروبِ آفتاب سے پہلے میدانِ عرفات سے باہر نہ جائے اور اگر کوئی شخص باہر نکل گیا ہے اور غروبِ آفتاب سے پہلے اندر واپس نہیں آیا تو اس پر ایک دم (یعنی ایک جانور ذبح کرنا) واجب ہوگا۔

**آج مغرب کی نماز کہاں پڑھیں گے؟**

پانچویں بات یہ ہے کہ اگرچہ عرفات کے میدان میں سورج غروب ہو گیا اور مغرب کا وقت ہو گیا، لیکن آپ آج مغرب کی نماز عرفات میں نہیں پڑھیں گے۔ اللہ کا حکم یہ ہے کہ آج مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں عشاء کی نماز کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔

**حدودِ عرفات کے اندر وقوف کرنا فرض ہے:**

چھٹی بات یہ ہے کہ عرفات کی حدود میں وقوف کرنا فرض ہے۔ یعنی حجاج جو انفرادی طور پر حج کرتے ہیں، اسی طرح بعض معلّم اپنی کسی ضرورت، مجبوری یا نادانی کی وجہ سے بعض حاجیوں کے خیمے حدودِ عرفات سے باہر لگا دیتے ہیں، حالانکہ عرفات کی حدود کے اندر وقوف کرنا فرض ہے۔ اگر کوئی حاجی بالکل بھی عرفات کے میدان کے اندر نہیں آیا تو اس کا حج نہیں ہوا۔

**مزدلفہ کے لیے روانگی:**

غروبِ آفتاب کے بعد نمازِ مغرب پڑھے بغیر عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہوں گے۔ وہاں پہنچ کر پہلا کام آپ کو یہ کرنا ہے کہ اگر عشاء کا وقت ہو گیا ہو تو مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ملا کر پڑھیں۔ چاہے تنہا نماز ادا کریں یا جماعت سے پڑھیں، یہاں بہرصورت ملا کر پڑھنا واجب ہے۔

**مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھنا اور اس کا طریقہ (واجب):**

پہلے اذان دیں، پھر تکبیر کہیں اور پہلے مغرب کے فرض جماعت سے پڑھیں، پھر عشاء کے فرض جماعت سے پڑھیں، پھر مغرب کی سنتیں پڑھیں، اس کے بعد عشاء کی سنتیں پڑھیں اور پھر وتر پڑھیں۔ صرف ایک اذان دیں اور ایک تکبیر کہیں۔

**وقوفِ مزدلفہ (واجب):**

نماز پڑھنے کے بعد اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر کچھ دیر آرام کریں، پھر آخری شب میں بیدار ہو جائیں۔ آج کی رات سونے کی رات نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے مانگنے اور رونے کی رات ہے۔ جب صبح صادق ہو جائے اور یہ یقین ہو جائے کہ صبح صادق ہو چکی ہے تو اول وقت میں فجر کی اذان دیں اور جماعت سے فجر کی نماز ادا کریں۔

**مزدلفہ میں قبولیتِ دعا کا وقت:**

فجر کی نماز کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں اور ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ استغفار کریں اور دعا مانگیں۔ درود شریف اور تلبیہ پڑھیں۔ یہ وقوفِ مزدلفہ کہلاتا ہے جو واجب ہے، اور اس کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر طلوعِ آفتاب تک رہتا ہے۔

**مزدلفہ سے کنکریاں چُننا:**

مزدلفہ میں ایک کام مستحب ہے، وہ یہ کہ مزدلفہ سے ستر کنکریاں چن لیں۔ کنکریاں چنے کے دانے کے برابر کھجور کی گٹھلی جیسی ہوں، زیادہ بڑی نہ ہوں۔

**حج کا تیسرا دن: ۱۰/ ذوالحجہ (دوبارہ**

منیٰ میں ):

آج ذوالحجہ کی دسویں تاریخ ہے، مزدلفہ میں فجر کے بعد سے لے کر طلوعِ آفتاب تک وقوف کے بعد منیٰ کو روانہ ہو جائیں گے۔

بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا (واجب):

دسویں تاریخ کو منیٰ میں سب سے پہلا کام یہ ہے کہ صرف بڑے شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔ ایک ایک کر کے کنکری ماریں۔ کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑیں اور تکبیر پڑھ کر ماریں۔ تکبیر یہ ہے: ''بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ، رَغۡمًا لِلشَّیۡطٰنِ وَ رِضًی لِلرَّحۡمٰنِ۔'' اگر پوری تکبیر یاد نہ ہو تو صرف ''بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ'' کہہ کر کنکری ماریں۔

کنکریاں خود جا کر مارنا واجب ہے، خواہ مرد ہو یا عورت۔ کسی دوسرے شخص سے کنکریاں لگوائیں تو اس کی کنکری ادا نہیں ہو گی، اس کے ذمے واجب باقی رہے گا اور ایک دم دینا پڑے گا۔

اگر کمزور مردوں اور خواتین کو دن میں کنکریاں مارنا دشوار ہوں تو وہ رات کو مغرب یا عشاء کے بعد جا کر کنکریاں مار لیں، یا درمیان شب میں کنکریاں مار لیں۔ صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے کنکریاں مار سکتے ہیں۔ البتہ اگر کوئی مرد یا عورت ایسا بیمار یا کمزور ہو کہ وہ کھڑے ہو کر نماز بھی نہ پڑھ سکے، یا کوئی شخص اپاہج، ہاتھ پاؤں سے معذور ہو، یا اندھا نابینا ہو تو اس کی طرف سے دوسرا آدمی کنکری مار سکتا ہے۔

قربانی کرنا (واجب):

دسویں تاریخ کو دوسرا کام قربانی کرنا ہے، یہ حج کی قربانی اور دمِ شکر کہلاتی ہے، آپ اسی نیت سے یہ قربانی کریں۔

سر کے بال منڈوانا یا کٹانا (واجب):

دسویں تاریخ کا تیسرا کام سر کے بال منڈوانا یا کٹانا ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا ہے کہ مردوں کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ سر کے بال منڈوا دیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈوانے والوں کے لیے کئی بار دعا فرمائی ہے۔ لیکن اگر کسی کے بال لمبے اور پٹے ہیں تو ان میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوائے جا سکتے ہیں۔

بہر حال، سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد آپ پر سے وہ تمام پابندیاں ختم ہو گئیں جو اِحرام باندھتے وقت آپ پر لگی تھیں۔ صرف ایک پابندی ابھی باقی ہے، وہ یہ کہ اگر بیوی ساتھ ہے تو اس سے کوئی شہوت کی بات اور حقِ زوجیت ادا نہیں کر سکتے جب تک طوافِ زیارت نہ کر لیں۔ بال کٹوانے کے بعد آپ غسل کر لیں، سلے ہوئے کپڑے پہن لیں، خوشبو لگا لیں، اور طوافِ زیارت کے لیے مکہ مکرمہ آ جائیں۔ ان تینوں کاموں میں ترتیب واجب ہے۔

دسویں تاریخ کو یہ تینوں کام ترتیب سے کرنے واجب ہیں:

(۱) بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔

(۲) قربانی کرنا۔

(۳) سر کے بال منڈوانا۔

اگر اس ترتیب کو کسی شخص نے بدل کر آگے پیچھے کر دیا تو اس پر ایک دم واجب ہو گا۔ جو بینک اور ادارے اجتماعی قربانی کا انتظام کرتے ہیں، اپنے مطابق اس ترتیب کو ضروری نہیں سمجھتے، اگر آپ نے سر پہلے منڈوا لیا اور آپ کی قربانی بعد میں ہوئی تو دم واجب ہو گا۔

طوافِ زیارت کرنا (فرض):

دسویں تاریخ کا چوتھا کام طوافِ زیارت کرنا ہے۔ یہ طوافِ زیارت حج کا دوسرا بڑا رکن ہے۔ طوافِ زیارت کرنے کے لیے آپ اسی طرح طواف کریں جس کا بیان عمرے کے طواف کے بیان میں گزر چکا ہے۔ واضح رہے کہ طوافِ زیارت ادا کرنے کا وقت دس ذوالحجہ کے طلوعِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور ۱۲/ذوالحجہ کے غروب سے پہلے تک کر سکتے ہیں۔ لہٰذا جیسے سہولت ہو ویسے کیا جائے۔ لیکن تجربہ یہی ہے کہ دس یا گیارہ ذوالحجہ کے اندر کر لیں، بارہ کا رسک نہ لیں تو بہتر ہے۔

حج کی سعی (واجب):

طوافِ زیارت کے بعد آپ کو حج کی سعی کرنی ہے۔ اس کے اعمال بھی ویسے ہی ہیں جیسے آپ نے عمرے کے بیان میں پڑھا ہے۔

منیٰ کی طرف واپسی:

طوافِ زیارت اور حج کی سعی کرنے کے بعد آپ واپس منیٰ آ جائیں، بلا ضرورت مکہ مکرمہ نہ ٹھہریں، البتہ اگر نماز کا وقت قریب ہو تو حرم شریف میں نماز پڑھنے کے بعد منیٰ روانہ ہو جائیں۔ منیٰ کی یہ راتیں ذکر اور اللہ

تعالیٰ سے مانگنے کی راتیں ہیں، توبہ اور استغفار کی راتیں ہیں، اس لیے ان راتوں کو غفلت میں نہ گزاریں۔

حج کا چوتھا دن: ۱۱/ ذوالحجہ تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا (واجب):

گیارہویں ذوالحجہ کو آپ کو صرف ایک کام کرنا ہے، وہ یہ کہ آج تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں، البتہ کنکریاں مارنے کا وقت آج زوال کے بعد شروع ہوگا، لہٰذا اگر کسی شخص نے آج زوال سے پہلے کنکریاں مار لیں تو وہ کنکریاں ادا نہیں ہوں گی۔

پہلے چھوٹے شیطان کے سامنے آکر پانچ چھ ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہوجائیں اور کنکری کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان پکڑیں اور کنکری مارتے وقت تکبیر کہیں: ''بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ، رَغۡمًا لِلشَّیۡطٰنِ وَرِضًی لِلرَّحۡمٰنِ۔'' اور ایک ایک کرکے ستون (جو آج کل دیوار نما شکل میں ہے) کی جڑ میں کنکریاں ماریں۔ کنکریاں اس حوض کے اندر گرنی چاہئیں۔ اگر کوئی کنکری اس حوض کے باہر گر گئی تو وہ کنکری ادا نہیں ہوئی، اس کی جگہ دوسری کنکری ماریں۔

سات کنکریاں مارنے کے بعد ستون سے ذرا دور ایک طرف کھڑے ہوجائیں اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرکے ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔ دعا کرنے کے بعد درمیانے شیطان کی طرف چلیں، وہاں پہنچ کر اس کو بھی اسی طرح تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں ایک ایک کرکے ماریں۔

کنکریاں مارنے کے بعد ایک طرف ہٹ کر بیت اللہ کی طرف منہ کرکے دعا کریں۔ دعا کرنے کے بعد بڑے شیطان کی طرف آئیں اور اس کو بھی اس طرح تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں ماریں۔ لیکن بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا نہیں کرنی ہے بلکہ کنکریاں مارنے کے بعد نکلتے چلے جائیں۔

تینوں شیطانوں کو ترتیب وار کنکریاں مارنا سنت ہے، پہلے چھوٹے کو، پھر درمیانے کو، پھر بڑے کو، اور بعض اس ترتیب کو واجب کہتے ہیں۔

رات کو منیٰ ہی میں قیام کریں، باجماعت نماز کا اہتمام کریں، تلاوت کریں، ذکر کریں، توبہ و استغفار کریں، دعائیں مانگیں، اگلے دن بارہویں تاریخ ہے۔

حج کا پانچواں اور آخری دن ۱۲/ ذوالحجہ، تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا (واجب):

بارہویں تاریخ کو تینوں شیطانوں کو زوال کے بعد کنکریاں مارنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ چاہیں تو غروبِ آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکل کر مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ پر آجائیں، جیسا کہ آج کل یہی معمول ہے کہ بارہویں تاریخ کی شام کو منیٰ سے لوگ مکہ مکرمہ آجاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص بارہویں تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ ہی میں ٹھہرا رہا اور صبح صادق اسے وہیں ہوگئی تو تیرہویں تاریخ کو کنکریاں مارنا بھی اس پر واجب ہے۔ جس کے لیے زوال کی شرط نہیں بلکہ طلوعِ آفتاب کے بعد بھی ماری جاسکتی ہیں۔

منیٰ سے واپسی کے بعد مکہ مکرمہ کے قیام میں کیا اعمال کریں؟

مکہ مکرمہ واپس آنے کے بعد ادب و احترام کے ساتھ مکہ میں قیام کریں۔ مسجد حرام میں جماعت کی نماز کا اہتمام کریں اور پابندی سے قرآن کریم کی تلاوت کریں، زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کریں، نفلی عمرے بھی کریں۔

نفلی عمرے کے لیے آپ کو حدودِ حرم سے باہر جاکر عمرہ کا احرام باندھنا ہوگا۔ اس کے لیے دو جگہیں مشہور ہیں: ایک مقامِ جعرانہ ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل کے فاصلے پر ہے، وہاں جاکر عمرہ کے احرام کی نیت کرلیں۔ یا دوسری جگہ مقامِ تنعیم ہے جو مسجد عائشہ کے نام سے مشہور ہے۔

یاد رکھیے! عمروں کی کثرت کے مقابلے میں طواف کی کثرت زیادہ افضل ہے۔

طوافِ وَداع (واجب):

جس دن آپ کو مکہ مکرمہ سے رخصت ہونا ہو، اس دن آپ ایک آخری طواف کر لیں، جو حضرات پہلے مدینہ طیبہ نہیں گئے وہ مدینہ طیبہ جائیں گے اور جو حضرات پہلے مدینہ طیبہ جاچکے ہیں وہ اپنے وطن کے لیے روانہ ہوں گے۔

بہرحال، جس دن آپ کو مکہ مکرمہ چھوڑنا ہے، اس دن آپ آخری طواف کرلیں۔ اور یہ آخری طواف ''طوافِ وَداع'' کہلاتا ہے۔ اس کو طوافِ رخصتی بھی کہتے ہیں۔ نہ اس میں اضطباع ہوگا، نہ اس طواف میں رمل ہوگا، اور نہ ہی اس طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی ہوگی۔

بیت اللہ کے سات چکر لگائیں اور ہر چکر

میں استلام کریں۔ سات چکر لگانے کے بعد آٹھواں استلام کریں اور اس کے بعد تین ضمنی کام کریں، یعنی: (۱) ملتزم پر دعا کریں۔ آج موقع ملے تو ملتزم سے چمٹ کر الحاح وزاری سے دعا کریں۔ (۲) دو رکعت دوگانہ طواف مقامِ ابراہیم پر پڑھیں۔ (۳) اور اس کے بعد زمزم کا پانی پی کر دعا کریں۔ اور بیت اللہ پر آخری نظر ڈالتے ہوئے دل میں پھر حاضری کی تمنا و آرزو لیے یہ دعا کر کے کہ اے اللہ! یہ حاضری میری آخری حاضری نہ ہو۔

آپ کا حج مکمل ہو گیا، اللہ تعالیٰ آسان فرمائیں اور قبول فرمائیں، آمین۔

**ضروری یادداشت:**

**معذوری کے ایام میں طوافِ وَداع کا حکم:**

باہر سے جانے والوں کے لیے یہ طوافِ وَداع واجب ہے، لیکن اگر کسی خاتون کے معذوری کے ایام شروع ہو جائیں تو طوافِ وَداع اس خاتون سے معاف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص بیمار ہو گیا اور طوافِ وَداع کی طاقت نہیں ہے تو اس سے بھی یہ طواف ساقط ہو جاتا ہے۔

**معذوری کے ایام میں طوافِ زیارت کا حکم:**

لیکن دسویں تاریخ کا جو طوافِ زیارت ہے، وہ کسی شخص سے کسی حالت میں معاف نہیں ہوتا۔ اگر کسی خاتون کو معذوری کے ایام شروع ہو جائیں اور اس نے اب تک طوافِ زیارت نہ کیا ہو تو طوافِ زیارت کے لیے وہاں اس کو ٹھہرنا ضروری ہے۔ جب فارغ ہو جائے تو غسل کر کے پاک صاف کپڑے پہن کر طوافِ زیارت کرے۔ پھر صفا مروہ کی سعی کرے، اس کے بعد واپس آئے۔

اگر کوئی مرد یا عورت طوافِ زیارت کیے بغیر وطن واپس آ گیا تو جب تک وہ واپس جا کر طوافِ زیارت نہیں کر لے گا اس وقت تک شوہر بیوی کے لیے اور بیوی شوہر کے لیے حرام رہیں گے۔ اس لیے طوافِ زیارت کو کسی حال میں بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ اگر واپسی کی تاریخ آ جائے تو درخواست کر کے اپنی تاریخ آگے بڑھا لیں اور اپنا عذر بیان کر دیں، لیکن طوافِ زیارت کیے بغیر ہرگز واپس نہ آئیں۔

بہرحال، طوافِ زیارت کرنے کے بعد مکہ سے روانہ ہو جائیں۔ جو حضرات مدینہ طیبہ نہیں گئے وہ مدینہ طیبہ جائیں گے اور جو حضرات مدینہ طیبہ پہلے جا چکے ہیں وہ اپنے وطن آئیں گے۔ حج آپ کا مکمل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عافیت اور سلامتی کے ساتھ ہم سب کو حجِ مبرور نصیب فرمائیں، آمین ثم آمین۔

❁❁.........❁❁

## تحفظ ختم نبوت کورس، جیکب لائن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے تحت قدیم دینی ادارہ، تحریکِ پاکستان کے رہنما، خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ کی مرکزی جامع مسجد تھانوی میں بھائی ثمر کی فکر و کوشش اور صاحبزادہ حافظ اہتمام الحق تھانوی کی دلچسپی سے تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا۔ ادارے کے مہتمم سابق سینیٹر مولانا تنویر الحق تھانوی مدظلہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ دلی وابستگی کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ 24 اپریل بروز جمعہ بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر و جانشینِ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید، استاذ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے عقیدہ حیات سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اہم بیان فرمایا۔ مبلغ ختم نبوت مولوی محمد قاسم نے مجلس کی رکنیت پر ترغیبی گفتگو کی، مولانا محمد کلیم اللہ نعمان نے خواہش مند احباب کی رُکن سازی کی۔ کورس کے دوسرے دن مبلغِ کراچی مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے قادیانیوں اور دیگر کافروں میں فرق بیان کیا اور کافر، مرتد و زندیق پر مفصل درس دیا۔ جس کے بعد کئی احباب نے مجلس کی رُکنیت بھی حاصل کی۔ کورس کے تیسرے روز مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم رفیع نصیر آبادی نے عقیدہ ختم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف و خدمات کے موضوع پر اپنی گزارشات پیش کی اور تحریک ختم نبوت میں حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ نیز مجلس کی رکن سازی کے لیے بھی حاضرین کو ترغیب دی۔ مولانا عبدالقیوم لغاری نے دلچسپی رکھنے والے احباب کی رکنیت کی۔ اختتامی خطاب میں جامعہ احتشامیہ کے مہتمم صاحبزادہ مولانا تنویر الحق تھانوی مدظلہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس جماعت کی محنت سے ملک بھر میں کہیں بھی قادیانی سر نہیں اٹھا سکتے۔ پروگرام میں ہدیہ نعت مولانا محمد شاہ رخ نے پیش کیا، جبکہ پروگرام کی نگرانی صاحبزادہ حافظ اہتمام الحق تھانوی، ناظم تعلیمات جامعہ ہذا مولانا عبدالعلیم، مولانا مسعود احمد لغاری سمیت دیگر احباب نے کی۔ پروگرام کا اختتام حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی کی دعا پر ہوا۔

## سیّد سلمان گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سیمینار میں

# حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا خطاب

رپورٹ:.... مولانا مسعود خوشابی

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی نے 19/اپریل بروز اتوار ''سیّد سلمان گیلانیؒ سیمینار'' ایوانِ اقبال لاہور میں خطاب فرمایا، جس کی مختصر روئیداد پیش خدمت ہے:

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

آج سے بہت عرصہ پہلے ہمارے قومی رہنماء آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو اسی دن جمعیت علماء اسلام کے زیرِ اہتمام گوجرانوالہ میں ''آئین شریعت کنونشن'' منعقد تھا۔ مرحوم آغا شورش کاشمیریؒ کے گھر والوں نے مجاہد ملت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ لگایا کہ وہ ان کے جنازہ کا اہتمام کریں۔ چنانچہ مفکر اسلام حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزارش کی گئی، آپ گوجرانوالہ سے تشریف لائیں، آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ پڑھایا، مجھے صرف یاد نہیں بلکہ خوب یاد ہے کہ جب حنیف رامے پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے تو جھاوریاں میں تقریر کی وجہ سے شاہپور ضلع سرگودھا میں میری پیشی تھی، میں شام کو گوجرانوالہ میں جمعیت کے پروگرام میں شریک ہوگیا۔ وہیں جناب شاعر ختم نبوت سیّد محمد امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اور مجھے نیاز مندی سے بہت سرفراز کیا۔ آغا صاحب کی بات چلی تو زاروقطار رودیئے۔

میرے بھائیو! کافی دیر تک حضرت شاہ جی پر رقت کا عالم طاری رہا۔ میں نے تعزیت کے انداز میں ان کی طبیعت سنبھالنے کی کوشش کی لیکن وہ زار وقطار روئے جا رہے تھے۔ میں نے سید امین گیلانیؒ سے درخواست کی کہ حضرت! موت برحق ہے۔ بہت سارے حضرات چلے گئے اور سب نے چلے جانا ہے، آپ صبر کریں تو سیّد امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ شورش کے چلے جانے کے بعد ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہوا ہے کہ اب اس کی تلافی کی مجھے دور دور تک کوئی شکل نظر نہیں آ رہی۔ میں نے تعجب سے پوچھا کہ حضرت کیا؟ فرمایا کہ جس وقت ملک عزیز میں اِدھر اُدھر سے کوئی آوارہ قلم ہمارے علماء کرام پر تنقید کرتا تھا تو ان کو جواب شورش کاشمیری دیا کرتے تھے۔ ان کے مقابلے میں سینہ سپر ہو کر اسی لب ولہجہ کے ساتھ، وہ کسی رعایت کیے بغیر وہ ان کے سامنے سدِّ سکندری بن جایا کرتے تھے۔ اب آغا صاحب مرحوم کے جانے کے بعد مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ پورے ملک میں اس کام کے لیے کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا۔

حضرات گرامی! میری گفتگو لمبی نہ ہوتو عرض کرتا ہوں کہ جناب سید سلمان گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہ اعزاز حاصل تھا کہ وہ ایک نظریاتی آدمی تھے۔ عقیدے کے بہت ہی پختہ تھے۔ انہوں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کے لیے تحفظ اور عقیدہ ختم نبوت کی دربانی کے لیے اپنے والد مرحوم کی نا صرف روایات کو زندہ رکھا بلکہ اس کو آگے بڑھایا۔

میرے بھائیو! وہ جس حلقے کے اندر چلے گئے، جس حلقے کے اندر ان کا تعارف ہوا ہم جس کو جدید دنیا کہتے ہیں۔ جہاں پر ہمارا جانا مشکل ہے، جناب سیّد سلمان گیلانی اس حلقے میں گئے۔ انہوں نے اپنے نظریات کا تعارف بھی کروایا۔ اس پر بڑی شدت کے ساتھ، ایک بڑی استقامت کے ساتھ اس پر وہ براجمان بھی رہے اور اس حلقے میں انہوں نے عقیدے کے حوالے سے، نظریئے کے حوالے سے بھی گرانقدر خدمات سر انجام دیں۔ اب مرحوم کے جانے کے بعد وہ میدان بالکل خالی خالی نظر آ رہا ہے۔

حضرات گرامی! گزارش کرتا ہوں کہ جناب سیّد سلمان گیلانیؒ ایک نظریاتی آدمی تھے۔ آپ حضرات جانتے ہیں کہ انہوں نے زندگی بھر اپنے والد کی طرح جمعیت علماء

اسلام کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے میں کسی بھی قسم کی کوتاہی کا ارتکاب نہیں کیا۔ ہمارے جمعیت علماء اسلام کے تمام تر ذمہ داران بہت ہی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ان کی یاد میں ایک تعزیتی ریفرنس کا انعقاد کیا۔ آپ حضرات تشریف لائے۔

میرے بھائیو! مجھے خوشی ہے کہ آج کے اس اجتماع میں جامعہ اشرفیہ کے کارپرداز، ان کے سربراہ اور ہمارے مخدوم حضرت صاحبزادہ تشریف لائے ہوئے ہیں، وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ گزشتہ سال سات ستمبر کو سب سے بڑے جلسے لاہور میں انہوں نے جو نعتیہ کلام پڑھا وہ ختم نبوت کی کانفرنس تھی۔ اس کے بعد دوسری جگہوں پر چھوٹے چھوٹے جلسے، پروگرام، دینی اعتبار سے میں کسی کو بھی چھوٹا نہیں سمجھتا لیکن اجتماع کے حوالے سے وہ سب سے بڑی کانفرنس تھی۔ ریکارڈ گواہ ہے کہ انہوں نے عظمت صحابہ واہلبیت علیہم الرضوان کے عنوان پر جس طرح ڈوب کر کلام پڑھا پورے اجتماع کو انہوں نے لوٹ لیا۔

میرے بھائیو! میں سمجھتا ہوں کہ زندگی بھر جس عقیدے کے منّاد اور مبلغ رہے آخری وقت تک استقامت کے ساتھ وہ اس کے اوپر براجمان بھی رہے۔ برادران اسلام! میں اپنی گفتگو ختم کرنے سے پہلے ایک گزارش کروں کرتا ہوں کہ حضرت سید سلمان گیلانی مرحوم سے مجھ مسکین کی گفتگو چل رہی تھی اور میں نے اپنے تعزیتی مضمون میں بھی اس کا ذکر کیا اور بہت سارے دوست بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ میں نے ان سے درخواست کی کہ حضرت سیّد امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام تر مجموعہ کلام کو، ان کے تمام تر دیوان کو ایک ساتھ جمع کر دیا جائے۔ اس کے لیے ملک عزیز میں آج تک ان کے جتنے بھی مجموعہ کلام شائع ہوئے۔ ان کو ہم نے اکٹھا بھی کر لیا اس پر تیاری بھی کی گئی۔ خیال تھا کہ حضرت گیلانی صاحب بیٹھ کر اس کو جمع کر دیں اور اس کی اشاعت کا بھی میں نے ان کے ساتھ وعدہ کیا۔ آج بھی آپ دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں آپ حضرات دعا فرمائیں۔ ان کے تمام بھائی اور خاندان کے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ اس اشاعت کے لیے کوئی بھائی تعاون کرنا چاہے۔ ان کے خاندان کے لوگ اس کو شائع کرنا چاہیں تو ہم ہر قسم کے تعاون کے لیے تیار ہیں۔ اگر وہ ہماری ذمہ داری لگائیں گے تو مرحوم سید سلمان گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہم پر یہ قرض بھی ہے اور فرض بھی۔ اس کو پورا کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

میرے بھائیو! اس وقت مناسب ہوگا سب مل کر نعرہ لگائیں اور اس نعرے میں نیت کر لیں کہ اس کا ثواب مرحوم سید سلمان گیلانی کی روح کو پہنچے۔ سب مل کر کہیں تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد، جمعیت علماء اسلام زندہ باد۔

۞۞.........۞۞

## حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے جامشورو میں بیانات

گزشتہ دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی دوروزہ دورے پر جامشورو سندھ تشریف لائے۔ آپ نے مختلف مساجد اور اداروں میں بیانات کئے، جن کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے: ۞.... ۲۱/اپریل بروز منگل بعد نماز مغرب بروہی چوک سائٹ کوٹری میں عظمتِ قرآن اور ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی۔ گیارہ طلبا کی دستار بندی اور بارہ طالبات کی دوپٹہ پوشی کی گئی۔ بعدازاں ایمان افروز بیان کیا اور دعا بھی کرائی۔ ۞.... بعد نماز عشاء خدا کی بستی نمبر ۴ میں ختم نبوت کے عنوان پر پروگرام میں فتنۂ گوہر شاہی سے متعلق مدلل بیان کیا اور آخر میں دعا کرائی۔ ۞.... ۲۲/اپریل بروز بدھ صبح دس بجے پیپی ہوم اسکول کوٹری میں فتنہ قادیانیت، حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے عنوانات پر لیکچر دیا۔ بعد میں طلبا و طالبات سے سوالات کئے گئے۔ پانچ پانچ سوالات کے درست جوابات دینے والے ایک طالب علم اور ایک طالبہ کو پانچ، پانچ سو روپے انعام دیئے۔ ۞.... دوپہر بارہ بجے مدرسہ خاتم النبیین ٹھٹھہ روڈ میں طلبا و طالبات کو قادیانیت کے تعاقب کے عنوان پر کورس پڑھایا۔ ۞.... اسی طرح بعد نماز مغرب جامع مسجد خدیجۃ الکبریٰ لیبر کالونی مل ایریا میں ''عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری'' پر درس دیا۔ ۞.... بعد نماز عشاء جامع مسجد دارالعلوم کوٹری میں ''دورِ جدید کے فتنوں کی پہچان'' پر مدلل بیان کیا اور دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام پروگراموں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

# سفرِ حج کے رہنما اصول

مولانا عبدالحکیم نعمانی

حرمین شریفین کا سفر محض ایک روحانی سعادت نہیں بلکہ ایک عظیم ذمہ داری بھی ہے۔ اس بابرکت موقع سے حقیقی فائدہ اٹھانے کے لیے درج ذیل رہنما اصول پیشِ خدمت ہیں:

۱۔ وقت کی قدر کیجیے: حرم میں ادا کی گئی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے، لہٰذا ہر لمحہ قیمتی ہے، اسے ضائع ہونے نہ دیں۔

۲۔ خریداری میں اعتدال اختیار کریں: یہ سفر عبادت کے لیے ہے، بازاروں کی رونقوں میں کھو جانا، اس کی روح کو مجروح کرتا ہے۔

۳۔ نمازِ باجماعت کا اہتمام کریں: حرم سے باہر یا غفلت میں نماز ضائع نہ ہونے دیں، ہر ممکن کوشش کریں کہ باجماعت ادا ہو۔

۴۔ سادگی اپنائیں: کھانے پینے میں ضرورت تک محدود رہیں، کیونکہ یہ تفریحی نہیں بلکہ عبادتی سفر ہے۔

۵۔ کم خوری، زیادہ نشاط: زیادہ کھانا سستی اور کاہلی کو جنم دیتا ہے، جو عبادت میں رکاوٹ بنتی ہے۔

۶۔ موبائل کے استعمال میں احتیاط: چیٹنگ، ویڈیوز اور غیر ضروری کالز سے اجتناب کریں، دل کو یکسو رکھیں۔

۷۔ ہجوم میں صبر و تحمل: دھکم پیل سے بچیں اور دوسروں کی لغزشوں کو درگزر کریں۔

۸۔ خشوع و خضوع کا خیال رکھیں: مطاف میں دعا کے دوران دوسروں کی توجہ منتشر نہ کریں۔

۹۔ حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کریں: نرم مزاجی اپنائیں اور دوسروں کی مدد کو اپنی عبادت سمجھیں۔

۱۰۔ دیانت داری اختیار کریں: ریاض الجنہ میں داخلے کے لیے کسی قسم کی دھوکہ دہی سے بچیں، اللہ ہر جگہ دعائیں سنتا ہے۔

۱۱۔ عبادت میں اخلاص: حیلہ سازی یا ظاہری تدابیر سے گریز کریں، عبادت کو خالص رکھیں۔

۱۲۔ نظم و ضبط کا احترام: سیکیورٹی اہلکاروں یا عام افراد سے الجھنے کے بجائے صبر کا دامن تھامیں۔

۱۳۔ خلوت کی قدر کریں: ہر وقت دوسروں کے ساتھ وابستہ رہنے کے بجائے اپنی تنہائی میں اللہ سے تعلق مضبوط کریں۔

۱۴۔ صحت کا خیال: ضرورت کے وقت ادویات کا استعمال کریں تاکہ عبادت میں خلل نہ آئے۔

۱۵۔ سادگی اور وقار: لباس ایسا ہو جو شرعی حدود کے مطابق اور آرام دہ ہو۔

۱۶۔ ایثار کا جذبہ: مفت ملنے والے قرآن مجید کو صرف ضرورت مندوں کے لیے چھوڑ دیں۔

۱۷۔ اخلاص کی حفاظت: اپنی عبادات کو حتیٰ الامکان پوشیدہ رکھیں تاکہ ریا اور حسد سے بچا جا سکے۔

۱۸۔ مناسک کی تیاری: حج و عمرہ کے ارکان کو اچھی طرح یاد کریں، ضروری دعائیں اور اذکار تحریر میں رکھیں۔

۱۹۔ خود اعتمادی پیدا کریں: صرف گروپ لیڈر پر انحصار نہ کریں، خود بھی شعور حاصل کریں۔

۲۰۔ دل سے دعا کریں: کتابوں کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنے دل کی کیفیت بھی اللہ کے حضور پیش کریں۔

۲۱۔ عجز و انکسار: اپنے نیک اعمال کو کم سمجھیں تاکہ وہ اللہ کے ہاں زیادہ قدر پائیں۔

۲۲۔ دوسروں کی قدر کریں: کسی کے عمل کو حقیر نہ جانیں، قبولیت کا علم صرف اللہ کو ہے۔

۲۳۔ عقیدۂ صحیحہ: آبِ زمزم کو محض سبب سمجھیں، اصل تاثیر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔

۲۴۔ رہائش میں قناعت: ہوٹل یا خیمہ صرف آرام کا ذریعہ ہے، غیر ضروری آسائش کی خواہش سے بچیں۔

۲۵۔ تحائف میں نیت کی اصلاح: اگر تحائف خریدیں تو نیت اللہ کی رضا ہو اور یہ کام واپسی سے قبل مختصر وقت میں مکمل کریں۔

۲۶۔ صدقہ و مسکراہٹ: مستحقین کی مدد کریں اور مسکراہٹ کے ساتھ پیش آئیں، یہی بہترین صدقہ ہے۔

۲۷۔ دعاؤں کا اہتمام: تمام مسلمانوں، حرمین کے خدام اور اپنے عزیزوں کے لیے غائبانہ دعائیں کریں۔

۲۸۔ صفائی اور نظم: کبوتروں کو ایسی جگہ دانہ نہ ڈالیں، جہاں نمازیوں کو تکلیف ہو۔

۲۹۔ وسائل کا احترام: وضو میں پانی ضائع نہ کریں اور بیت الخلاء کو صاف ستھرا چھوڑیں۔

۳۰۔ خدمتِ خلق کو شعار بنائیں: لوگوں کی مدد کو عظیم عبادت سمجھیں یہی اس سفر کی حقیقی روح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص، ادب اور قبولیت کے ساتھ اپنے گھر کی باادب اور مقبول حاضری نصیب فرمائے۔ آمین۔ ❁❁❁

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

# دعوتی و تبلیغی اسفار

**اُچ شریف مدفن الاکابر کا تبلیغی دورہ:**

اُچ شریف میں ہمارے سلسلہ قادریہ راشدیہ کے آٹھ نو اکابر مدفون ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں: حضرت سید محمد غوث گیلانی متوفی ۹۲۳ھ، حضرت سید عبدالرزاق متوفی ۹۴۲ھ، حضرت حامد گنج بخش ۹۷۸ھ، حضرت سید عبدالقادر ثالث متوفی ۹۷۸ھ، حضرت سید حامد گنج بخش ثانی، حضرت سید عبدالقادر رابع، حضرت سید شمس الدین ثانیؒ، حضرت سید محمد صالح رحمہم اللہ تعالیٰ۔ ایک عرصہ سے دلی خواہش تھی کہ اپنے سلسلہ کے اکابر کے مزارات پر حاضر ہوکر ان سے فیوض و برکات حاصل کی جائیں۔ چنانچہ بہاولپور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی سلمہ نے تین دن راقم کی ڈائری پرنوٹ کروائے اور کہا کہ تبلیغی دورہ کا آغاز اُچ شریف سے کیا جائے گا۔ اُچ شریف چوتھی، پانچویں، چھٹی صدی میں (تقریباً ۲۵۰ سال) علم و عرفان کا مرکز رہا ہے۔ یہاں ایک قدیم مدرسہ فیروزیہ کا سراغ بھی ملتا ہے، قباچہ کے دور حکومت میں یہاں دو خانقاہیں اور درگاہیں تھیں۔

حضرت سید جلال الدین سرخ بخاریؒ کی تشریف آوری پر ایک تیسری خانقاہ جلالیہ کا اضافہ ہوا، جس کی شہرت حضرت سرخ بخاریؒ کے پوتے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے دور میں ہوئی۔ آٹھویں صدی ہجری میں یہاں سید حسن کبیرؒ کا ورود ہوا اور ایک درسگاہ قائم کی، نویں صدی ہجری میں سید محمد غوث حلبیؒ گیلانی نے بھی درسگاہ قائم کی۔ قادری سلسلہ کے بزرگ اسی خانقاہ و درسگاہ سے فیضیاب ہوئے۔

چنانچہ تقریباً پانچ سو سال اُچ شریف مرجع خلائق رہا۔ یہاں دو خاندانوں کے مزارات ہیں۔ گیلانی اور بخاری۔ گیلانی خانوادہ اہل سنت والجماعت ہے، جبکہ بخاری مزارات پر اہل تشیع قابض ہیں۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ سے منسوب ایک رباعی حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کے برادر کبیر حضرت مولانا رب نواز جلال پوریؒ نے سنائی۔ موصوف حیدرآباد سندھ سے متصل شہر کوٹری میں رہائش پذیر تھے، آج بھی آپ کے فرزند ارجمند مولانا محمد عاصم جلال پوری مقیم ہیں، ان کی مسند و مدرسہ کو سنبھالا ہوا ہے۔

چنانچہ ۸/اپریل کو حضرت شاہ جلال الدین سرخ بخاریؒ، مائی جیوندی اور دیگر اکابر پر مقامی احباب کی معیت میں حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔

وہ سرزمین جہاں صدیوں علم و عرفان کی بارش رہی۔ مرورِ زمانہ کی وجہ سے آج وہاں کوئی قابل ذکر شیخ نہیں۔ جن کی خدمت میں حاضر ہوکر دل کی دنیا کو آباد کیا جاسکے۔

مولانا محمد ابراہیمؒ نے بنین کے مدارس قائم کئے۔ بنین کے مدرسہ میں صرف حفظ کی چند کلاسیں ہیں، جبکہ بنات میں دورۂ حدیث شریف تک اسباق ہوتے ہیں۔ بعد میں ان کے فرزند ارجمند مولانا عبدالصمد سلمہ نے ان کے قائم کردہ اداروں کو سنبھالا ہوا ہے۔ ۷/اپریل عصر کی نماز کے بعد جامعہ خلفائے راشدین للبنین واقع للووالی موری، اُچ شریف میں نہر پر پُل ہے اور اسے موری کا نام دیا گیا۔ جو شہرت پذیر ہوا۔ قریب ہی کئی کنال پر مشتمل ادارہ ہے، جس میں حفظ و ناظرہ کی چار کلاسیں ہیں، جن میں سینکڑوں بچے زیر تعلیم ہیں۔ بچوں کو سرائیکی زبان میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر سبق پڑھایا۔ اسی روز مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر محلہ شمیم آباد میں مغرب سے عشاء تک پروگرام منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسحاق ساقی سلمہ ضلعی مبلغ بہاولپور اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔ پروگرام کی صدارت مولانا رشید احمد عباسی مدظلہ نے کی، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ان کے داماد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اُچ شریف کے امیر مولانا جلیل احمد عباسی نے سرانجام دیئے۔ یہ پروگرام مغرب سے عشاء تک

جاری رہا۔ رات آرام و قیام مدرسہ امیرالمدارس محلہ امیر آباد میں ہوا۔ اس مدرسہ کے بانی مولانا قاری محمد صادق مدظلہ ہیں۔ ۸/اپریل صبح کی نماز کے بعد ان کی مسجد میں درس ہوا۔

ظہر کی نماز سے پہلے مدرسۃ الکریم کے طلبا سے بھی خطاب کیا۔ بعد نماز ظہر مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے مہتمم مولانا قاری مجیب الرحمٰن، مولانا محمد بابر علی صدیقی کی دعوت پر ان کے مدرسہ میں حاضری دی۔ مدرسہ کی زیر تعمیر عمارت کو دیکھ کر اس کی تکمیل کی دعا کی۔ مولانا قاری عمر فاروقی، مولانا سمیع اللہ عثمانی سلمہ کی رفاقت ومعیت حاصل رہی۔ راقم کا تعلق بھی قادریہ راشدیہ کے سلسلہ سے ہے۔ اس سلسلہ کے کئی ایک اکابر یہاں مدفون ہیں، کافی عرصہ سے مزارات پر حاضری کا اشتیاق تھا۔ اللہ پاک نے پورا فرمایا۔

### مدرسہ عربیہ ختم نبوت:

مدرسہ عربیہ اُچ شریف سٹی کا آغاز ۲۰۱۷ء میں ہوا۔ سنگ بنیاد عارف باللہ مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ لاہور نے رکھا۔ مدرسہ میں حفظ وناظرہ کی تین کلاسیں ہیں۔ نیز پرائمری بھی ہے، ۱۲۳ طلبا ۵ اساتذہ کرام کی زیرنگرانی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

### یونائیٹڈ کالج احمد پور شرقیہ میں فکری نشست:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے زیراہتمام یونائیٹڈ کالج آف فارمیسی احمد پور شرقیہ سرصادق چوک میں ۸/اپریل عصر کی نماز سے قبل ایک فکری نشست منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت کالج کے پرنسپل جناب محمد زبیر نے کی، جبکہ مہمانانِ خصوصی جامعہ فتحیہ احمد پور شرقیہ کے مہتمم مولانا قاری اللہ بخش، شیخ الحدیث مولانا محمد سلمان، جمعیت علماء اسلام ضلع بہاولپور کے ناظم اعلیٰ مولانا سیف الرحمٰن راشدی تھے۔ کالج کے اساتذہ اور شہر کے علماء کرام نے شرکت کی، پروگرام تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ مولانا محمد اسحاق ساقی اور راقم نے خطاب کیا۔

### جلسہ ختم نبوت:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے زیر اہتمام جامع مسجد بستی کالرو میں مغرب سے عشاء تک ۸/اپریل کو جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مجلس احمد پور شرقیہ کے رہنما حافظ خورشید احمد قریشی نے کی، جلسہ میں مولانا محمد اسحاق ساقی، محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مسجد کالرواں کے امام وخطیب نے سرانجام دیئے جبکہ نعتیہ کلام مقامی احباب نے پیش کیا۔

### ختم نبوت کنونشن:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیرپور ٹامیوالی کے زیراہتمام ۹/اپریل گیارہ بجے صبح سے بارہ بجے دوپہر تک ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ صدارت جامعہ خیرالعلوم کے مہتمم مولانا محمد عبداللہ نے کی، جبکہ جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا ارشادالحق مدظلہ مہمان خصوصی تھے۔ دسیوں علماء کرام نے شہر ومضافات سے شرکت کی۔ کنونشن سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی، مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

### بھنڈی میاں صاحب خیر پور ٹامیوالی میں ختم نبوت کانفرنس:

بھنڈی میاں صاحب خیر پور ٹامیوالی بڑی نہر سے بہاولپور روڈ سے دو کلومیٹر شمال مغرب کی طرف پرانا قصبہ ہے۔ اریا بھٹی قوم کے کئی ایک بزرگ گزرے ہیں۔ ان میں ایک ماہر امراض قلب حکیم نوراللہ انور تھے۔ مرحوم طبیہ کالج بہاولپور کے فاضل ماہر طبیب تھے، ان کی خوبی یہ تھی کہ باوضو، اور درود شریف پڑھتے ہوئے مریض کو چیک کرتے اور دعاؤں کے ساتھ ادویات دیتے۔ جن سے کثیر تعداد میں مریض صحتیاب ہوتے۔ اس قصبہ کے متصل ایک احاطہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا محمود صادق میاں نے کی۔ کانفرنس سے پنجاب کے معروف صاحبِ طرز، خوش الحان خطیب مولانا قاری شبیر احمد عثمانی فیصل آباد، مولانا میاں عمر فاروق، پیر عثمان غنی، قاری خادم حسین حیدری، مولانا عزیز رشیدی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاری عمر حیات خطیب مرکز ختم نبوت گوجرانوالہ و دیگر نے خطاب کیا۔ کانفرنس ۸/اپریل مغرب کی نماز کے بعد سے رات گئے تک جاری رہی۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے چشم و چراغ صاحبزادہ نجیب احمد مدظلہ مہمان خصوصی

تھے۔ آپ ہی کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ نعتیہ کلام جناب حافظ فیصل بلال گوجرانوالہ، جناب محمد احمد فاروقی نے پیش کیا۔ کانفرنس کا اہتمام جنوبی پنجاب کے معروف نعت خواں جناب ناصر محمود جلوی نے کیا۔ کانفرنس میں علاقہ خیر پور ٹامیوالی اور مضافات سے ہزاروں عوام اور علماء کرام شریک ہوئے۔ مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جائے گا۔ نیز مسلمانانِ پاکستان اس کی حفاظت کے لئے تن، من، دھن کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ کانفرنس میں فاضل دیوبند مولانا مفتی غلام قادرؒ، سبز مسجد خیر پور کی آبیاری کرنے والے حضرت قاری صاحب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

منچن آباد میں ختم نبوت کانفرنس:

جامعہ ابوبکر صدیق اڈا فیڈر منچن آباد میں ۱۰/ اپریل کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، ضلع بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی اور جناب نور سلطان نے خطاب کیا۔ کانفرنس کا آغاز سوا بارہ بجے تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نعتیہ کلام مولانا بشیر احمد شادؒ چشتیاں کے فرزند ارجمند مولوی ابوبکر صدیق سلمہ نے پیش کیا۔ مقررین نے کہا کہ اقصائے عالم میں قادیانیت کا بھرپور تعاقب جاری ہے اور جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے لئے دو ہی راستے ہیں یا مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر عقیدۂ ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان کا اعلان کریں یا آئین پاکستان کے مطابق اپنا کفر تسلیم کریں۔ اس کے علاوہ کوئی آپشن نہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ آئین کی پاسداری کرتے ہوئے قادیانیوں کی ملک وملت میں کی جانے والی سازشوں کا قلع قمع کریں۔ انہوں نے قائد ملت اسلامیہ مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کی عقیدۂ ختم نبوت کی آئینی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ جامعہ ابوبکر صدیق للبنین والبنات کا آغاز ۱۹۹۲ء میں ہوا۔ جامعہ کے بانی معروف خطیب مولانا لیاقت علی طارق ہیں، بنین میں حفظ وناظرہ کی تین کلاسیں اور بنات میں دورۂ حدیث شریف تک اسباق ہوتے ہیں۔ تین اساتذۂ کرام اور تین معلمات بچوں اور بچیوں کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کررہے ہیں۔ بنات میں ستر بچیاں زیر تعلیم ہیں، جن میں دس مسافر ہیں اور طلبہ میں بیس بچے مسافر ہیں۔

دوروز بہاولنگر میں:

مولانا محمد قاسم رحمانی زید مجدہ کی دعوت پر مولانا لیاقت علی طارق کے پروگرام سے فارغ ہوکر بہاولنگر آنا ہوا۔ ۱۱/ اپریل صبح کی نماز جامع مسجد مہاجر کالونی میں ادا کی اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان ہوا۔

منچن آباد سے آتے ہوئے حافظ آباد کی جامع مسجد میں ختم نبوت کورس میں شرکت کی اور راقم نے حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور، دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت کے ابطال پر تقریباً پون گھنٹہ بیان کیا۔

۱۱/ اپریل مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد عثمانیہ ہارون آباد روڈ پر ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس کے مہمان خصوصی ضلعی مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی تھے۔ مسجد کے خطیب قاری امیر حمزہ مجلس کے مقامی ناظم تبلیغ ہیں۔ یہاں بھی حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال کے خروج کے عنوان پر راقم نے آدھ گھنٹہ سے زائد بیان کیا۔

۱۲/ اپریل بعد نماز صبح جامع مسجد غازی میں بیان ہوا۔ جامع مسجد غازی کے بانی جامع العلوم عیدگاہ کے مدرس، مولانا جلیل احمد اخون مدظلہ کے استاذ محترم مولانا حافظ محمد شریف تھے۔ مسجد سے ملحق بنات کا مدرسہ بھی قائم کیا۔ جس سے آج تک ۱۰۳ عالمات بن کر دینی اور گھریلو خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ موصوف ۲۰۲۱ء تک فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۱۲/ اپریل بعد نماز عصر جامع مسجد خلیل بیرون غلہ منڈی بہاولنگر میں بیان ہوا، جس میں کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد عثمان غنی بستی عثمان والی میں جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت جامعہ عثمانیہ کے مہتمم مولانا طیب محمود نے کی۔ حافظ محمد ابوبکر طیب کی نعت نے سماں باندھا۔ مولانا محمد عثمان شاد اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ ❁❁

# مولانا محمد عمر زکریا نقشبندیؒ کی وفات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

قطب الارشاد مرشد العلماء حضرت اقدس مولانا فضل علی قریشیؒ مسکین پور شریف کے خلفاء کرام میں ایک اہم نام حضرت مولانا حافظ محمد موسیٰ نقشبندیؒ جلال پور پیر والا کا ہے۔ آپ جامعہ امینیہ دہلی کے فاضل اور حضرت مسکین پوریؒ کے خلیفہ اجل تھے۔ آپ نے کریما نام حق سے مشکوٰۃ شریف تک کتب علاقہ کے معروف عالمِ دین، باشاہی مسجد جلال پور پیر والا کے خطیب مولانا قاضی محمد عاقلؒ سے پڑھیں، جبکہ دورۂ حدیث شریف جامعہ امینہ دہلی سے کیا۔

دورۂ حدیث شریف سے فراغت کے بعد اپنے مرشد حضرت مسکین پوریؒ کے حکم پر مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ آپ کی دعوت پر امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ جلال پور پیر والا تشریف لائے اور مدرسہ کا سنگ بنیاد حضرت شاہ صاحبؒ نے رکھا اور مدرسہ کا نام جامعہ انوریہ رکھا گیا۔ ایک عرصہ تک یہی نام چلتا رہا، بعد ازاں اس کا نام جامعہ موسویہ نقشبندیہ رکھا گیا۔

دورۂ تفسیر حضرت حافظ صاحبؒ نے امام الموحدین حضرت مولانا حسین علی واں بھچراں سے پڑھا۔ حضرت فضل علی قریشیؒ نے اسباق کی تکمیل کے بعد خلافت سے سرفراز فرمایا تو حضرت صاحب نے ایک طرف مدرسہ کا اجرا کے ساتھ اصلاح خلق اور تزکیہ نفوس کا سلسلہ شروع فرمایا، ہزاروں بندگان خدا نے آپ سے اللہ، اللہ کرنا سیکھا اور تزکیہ سے فیضیاب ہوئے۔ آپ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء دینی، تبلیغی، اصلاحی خدمات سرانجام دے کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ۔

آپ نے فرزندانِ گرامی میں سے ایک اہم نام قاری محمد یعقوب نقشبندیؒ کا ہے۔ آپ نے تجوید وقرأت حضرت قاری عبدالوہاب مکی سے پڑھی اور ان کے زیر سایہ تجوید وقرأت کی تدریس بھی کی۔ بعد ازاں جامعہ موسویہ نقشبندیہ جلال پور پیر والا کے مہتمم بنائے گئے اور مدرسہ کو تجوید وقرأت کا مرکز بنا دیا۔ ہر سال دسیوں طلبا تجوید وقرأت کے ساتھ قرآن پاک پڑھتے۔ موصوف کو خداوند قدوس نے لحن داؤدی سے سرفراز فرمایا۔ آپ ایک عرصہ ریڈیو پاکستان پر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے رہے، بعد ازاں بہاولپور ریڈیو پاکستان ملتان پر ایک عرصہ تلاوت کرتے رہے۔

اللہ پاک نے آپ کو پانچ بیٹے اور سات بیٹیاں عطا فرمائیں، ان بیٹوں میں سے ایک اہم نام مولانا محمد عمر زکریا بھی ہے۔

موصوف نے تجوید وقرأت کے ساتھ ساتھ دینی علوم پر دسترس حاصل کی اور اپنے جد امجد حضرت مولانا حافظ محمد موسیٰ نقشبندیؒ اور والد محترم مولانا قاری محمد یعقوب نقشبندیؒ کے گلشن کو برادر کبیر مولانا ابوبکر یوسف مدظلہ کے ساتھ مل کر سنبھالا، اللہ پاک نے آپ کو پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں بھی عطا فرمائیں۔ آپ کے تین بیٹے عالم دین ہیں۔ آپ جمعیت علماء اسلام جلال پور پیر والا کے امیر بھی تھے۔

ناگفتہ بہ حالات میں علاقائی سطح پر جمعیت کو منظم کرنے کی کوشش کی۔ ۲۰۲۴ء کے جنرل الیکشن میں جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے صوبائی سیٹ پر الیکشن میں حصہ لیا اور خاصے ووٹ حاصل کئے۔ جمعیت علماء اسلام کی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیتے رہے، گولڈن جوبلی ختم نبوت کانفرنس لاہور میں ایک قافلہ کے ساتھ شرکت کی۔

۱۷/ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ مطابق ۷/ مارچ ۲۰۲۶ء کو انتقال فرمایا۔ راقم نے ۲۷/ مارچ کو ان کے جامعہ میں مولانا عبدالرحمٰن جامی اور قاری محمد امین کے ساتھ ان کے بھائیوں سے تعزیت کی اور مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

خبروں پر ایک نظر

# ملک بھر میں یومِ نفاذِ امتناعِ قادیانیت ایکٹ منایا گیا

لاہور... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک بھر میں یوم نفاذ امتناع قادیانیت ایکٹ منایا گیا، اس سلسلہ میں اجتماعات، سیمینارز اور مختلف نوعیت کے پروگرامز منعقد کیے گئے اور اس دن کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں نے مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 26/ اپریل 1984ء ہماری اسلامی اور ملکی تاریخ کا وہ عظیم دن ہے کہ جس دن منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے اسلامی شعائر استعمال کرنے کو قانونی جرم قرار دے کر پابندی عائد کی گئی اور آئین پاکستان میں 298-C کا اضافہ کیا گیا۔ اس شق کے تحت کوئی بھی قادیانی اسلامی شعائر استعمال نہیں کرسکتا اور اگر اس کی خلاف ورزی کرے گا تو قانون کی اس شق کے مطابق وہ سزا کا مستحق ہوگا۔ 1974ء میں پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا، اس کے باوجود قادیانی اسلامی شعائر استعمال کرتے تھے اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اور اسلام کا جعلی ٹائٹل استعمال کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانی کافر و مرتد بناتے تھے۔ سابق صدر جنرل ضیاء الحق مرحوم نے ایک صدارتی آرڈی نینس کے ذریعے امتناع قادیانیت ایکٹ جاری کیا، جسے بعد ازاں پارلیمنٹ اور سینیٹ سے منظوری کے بعد 1973ء کے متفقہ اسلامی آئین کا حصہ بنا دیا گیا۔ اس ایکٹ سے قادیانیوں کے اسلامی شعائر استعمال کرنے کو قانونی جرم قرار دے کر اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کو تحفظ ملا۔ مرکزی ناظم نشر و اشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، سیکریٹری جنرل لاہور مولانا قاری علیم الدین شاکر، نائب امیر لاہور پیر میاں رضوان نفیس، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا قاری عبدالعزیز، مولانا خالد محمود، مولانا زبیر جمیل، مولانا سعید وقار، قاری ظہور الحق، مولانا ظہیر احمد قمر، قاری محمد اقبال، مولانا عابد حنیف، مولانا مسعود احمد، مولانا محمد مہتاب فاروق و دیگر علماء کرام نے ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا کہ حکومت امتناع قادیانیت ایکٹ پر عملدرآمد کو ہر صورت یقینی بنائے، کیونکہ وطن عزیز میں منکرین ختم نبوت کی اسلام و آئین پاکستان مخالف سرگرمیاں خطرناک حد تک بڑھ چکی ہیں۔

## تحفظ ختم نبوت پروگرامز، گوادر

۱۶/ اپریل بروز جمعرات، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین حضرت مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد عبداللہ اور مولانا محمد عادل غنی صبح سویرے کراچی سے گوادر کے لیے روانہ ہوئے۔ گوادر پہنچنے پر بعد از نماز ظہر مطلع العلوم مدرسے میں مولانا محمد عادل غنی کا پُر اثر بیان ہوا، جس میں انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور اس کے تحفظ کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ اسی طرح مولانا محمد عبداللہ کا بیان مدرسہ اسلامیہ کوہِ بن میں ہوا، جہاں انہوں نے عقیدہ ختم نبوت پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے دین پر استقامت اختیار کرنے کی تلقین کی۔ بعد از نماز عصر آپ کا بیان جامع مسجد آمنہ میں ہوا، جبکہ مولانا محمد عادل غنی نے مسجد عمر بن خطاب میں بیان کیا۔

۱۷/ اپریل بروز جمعہ کو مدینہ گھٹی ڈھور مسجد میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کا بیان ہوا، جبکہ جامع مسجد مکی میں مولانا محمد عبداللہ کا، اسی طرح جامع مسجد بلال میں بھی مولانا محمد عادل غنی کا بیان ہوا۔ بعد از عصر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں عمومی نشست منعقد ہوئی، جس کا آغاز مولانا مفتی عبداللطیف کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد شاعر سلمان رحیم اور حافظ امل نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا محمد عبداللہ نے عقیدۂ ختم نبوت پر روشنی ڈالی، پھر نمازِ مغرب کے بعد مولانا شاہجہان کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مولانا محمد عادل غنی کے بیان کے بعد مہمانِ خصوصی حضرت مولانا

قاضی احسان احمد صاحب نے تفصیلی خطاب فرمایا۔حضرت نے اپنے خطاب میں عقیدۂ ختم نبوت، ردِ قادیانیت اور امت مسلمہ کی ذمہ داریوں پر مدلل گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی بنیاد ہے اور اس کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض ہے آپ نے فتنوں کے مقابلے میں علمی، فکری، تنظیمی جدوجہد پر زور دیا۔نقابت کے فرائض مولانا زاہد علی، راقم الحروف نے انجام دیئے۔

۱۸/اپریل بروز ہفتہ مختلف اسکولوں اور مساجد میں بیانات کا سلسلہ جاری رہا۔صبح نیو ٹاؤن گرامر اسکول، گوادر گرامر اسکول میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب، آکسفورڈ انگلش اسکول میں مولانا محمد عادل غنی نے طلبہ سے خطاب کیا۔بعداز عصر جامع مسجد فاروقِ اعظم سربندن میں مولانا محمد عادل غنی نے بیان کیا۔اسی روز مدرسہ دارالعلوم توحیدی سربندن میں علماء کرام کا اجلاس ہوا جس میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے علماء کرام کی ذمہ داریوں پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ بعد از نمازِ مغرب جامع مسجد مدنی، جامع مسجد اقصیٰ اور جامع مسجد توحیدی میں بھی مبلغین ختم نبوت کے بیانات ہوئے۔

۱۹/اپریل بروز اتوار صبح ۱۰ بجے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں استاذ العلماء حضرت مولانا یوسف افشانی صاحب تشریف لائے۔ اس موقع پر حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے دفتر ختم نبوت کے تعمیراتی کاموں پر بریفنگ دی، جس کے بعد حضرت مولانا یوسف افشانی صاحب نے خصوصی دعا فرمائی۔اس کے بعد پسنی میں علماء کرام کی نشست ہوئی جس میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب، مولانا محمد عادل غنی کے بیانات ہوئے۔ پھر ساڑھے تین بجے اورماڑہ روانگی ہوئی جہاں علماء کرام کی نشست سے مہمان علمائے کرام کے بیانات ہوئے۔ بعدازمغرب جامع مسجد توحیدی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں بھی تینوں حضرات نے پُراثر بیانات ہوئے۔ نقابت کے فرائض راقم الحروف نے انجام دیئے۔

۲۰/ اپریل کو معزز مہمان حضرات کراچی کے لیے واپس روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ساتھیوں کی اس دینی سفر میں کی جانے والی مساعی اور خدمات کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول ومنظور فرمائے اور اسے امتِ مسلمہ کے لیے ہدایت واصلاح کا ذریعہ بنائے۔آمین۔

(مولانا عبدالغنی، مبلغ گوادر)

### تحفظ ختم نبوت کانفرنس، پھول نگر قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پھول نگر کے زیراہتمام 18/اپریل 2026ء بروز ہفتہ بعد نمازعشاء گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 پھول نگر کی سرزمین پر ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں دینی وسیاسی و سماجی تنظیموں کے ذمّہ داران، تاجروں اور صحافیوں نے شہریوں سمیت بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کانفرنس کے شرکاء سے اکابرین تحفظ ختم نبوت بالخصوص شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، مناظرِ اسلام حضرت مولانا نور محمد ہزاروی، مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے خطاب کیا۔ ان کے علاوہ وزیر قانون پنجاب جناب حاجی رانا محمد اقبال خاں صاحب اور رانا محمد فیصل حیات خاں، حاجی رانا سرفراز احمد خاں اور جمعیت علمائے اسلام ضلع قصور کے امیر مولانا محمد سفیان معاویہ نے خطاب کیا۔آخر میں حضرت اقدس پیر رضوان نفیس صاحب نے دعا کرائی۔ میزبانی کے فرائض رابطہ کمیٹی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین مولانا حکیم محمد خالد زبیر، سرپرست مولانا عبدالعزیز فاروقی، مولانا عبدالمجید امجد، مولانا حکیم محمد فاروق، مولانا حکیم ارشدالرحمٰن قادری اور مفتی حفیظ الرحمٰن بہلوی نے سرانجام دیئے۔

### ایک روزہ ختم نبوت کورس، سمن آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمن آباد لاہور کے زیر اہتمام ایک روزہ ختم نبوت کورس جامع مسجد عکس جمیل لاہور میں زیر صدارت نائب امیر لاہور پیر میاں محمد رضوان نفیس، زیرنگرانی مولانا قمر خان نقشبندی منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی راہنماؤں مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالنعیم، مولانا ولایت اللہ صدیقی، مولانا محمد عرفان، مولانا مفتی محمد زکریا، ڈاکٹر بدرالدین عینی، قاری محمود حسین، بھائی محمد ابراہیم، مولانا سمیع اللہ واہل علاقہ نے بھرپور شرکت کی۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے عنوان پر مولانا علیم الدین شاکر جبکہ مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر لیکچر دیا۔ کورس کے اختتام پر شرکاء میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

## ختم نبوت کانفرنس، باگڑیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ باگڑیاں لاہور کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس و محفل حمد ونعت المدینہ اسکول باگڑیاں میں امیر مجلس لاہور مولانا مفتی محمد حسن کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں بڑی تعداد میں مجاہدین ختم نبوت وعشاقِ ختم نبوت نے شرکت کی۔ کانفرنس میں جے یو آئی کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، امیر مجلس سرگودھا مولانا نور محمد ہزاروی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن، مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا احمد قاسم گجر، مولانا عمران نقشبندی، مولانا محمد سمیع اللہ، مجلس کے مقامی ذمہ داران پیر محمد آصف، مولانا محمد مہتاب فاروق، مفتی محمد سفیان، مولانا محمد عدنان، حاجی حسین گجر، حاجی نذیر گجر، حاجی محمد آصف حسین ایڈووکیٹ، چوہدری عبدالخالق حسین گجر نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی روح ہے، اس کی عظیم عمارت اسی بنیاد پر قائم ہے۔ آئین پاکستان میں قادیانیت کے بارے میں دفعات کے خلاف ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ مولانا امجد خان نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے قانون کا ہر صورت تحفظ کریں گے۔ اسرائیل کا گریٹر اسرائیل کا منصوبہ خاک میں مل گیا۔ حرمین شریفین کا تحفظ کرتے رہیں گے۔ مولانا نور محمد ہزاروی نے کہا کہ امت مسلمہ کے مشترکہ عقائد ونظریات پر کسی قسم کا سمجھوتہ اور سودے بازی کرنے والے دونوں اسلام اور ملک کے غدار ہیں۔ ۞۞۞

## تحفظ ختم نبوت کورسز، ضلع لاڑکانہ

17/اپریل بروز جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور کے زیر اہتمام جامع مسجد علی معاویہ میں بعد نماز مغرب تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ پہلی نشست میں تلاوت قرآن پاک قاری اسرار احمد چشتی نے اور نعت شریف نادر لیاقت آرائیں نے پیش کی۔ مفتی شاہد علی آرائیں اور راقم الحروف (مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈویژن لاڑکانہ) نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈویژن لاڑکانہ کے کارگزاری سنائی۔ حضرت مولانا سائیں عبداللہ پھوڑ سجادہ نشین درگاہ عالیہ قادریہ راشدیہ جرار شریف نے عقیدہ ختم نبوت، قرآن کریم اور احادیث نبوی کی روشنی میں بیان فرمایا۔ مہمان خصوصی مناظر ختم نبوت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان افروز بیان کیا۔

18/اپریل بروز ہفتہ صبح 10 بجے مدرسہ عائشہ للبنات میرانی محلہ سٹی شکار پور میں راقم الحروف، مفتی شاہد علی آرائیں، مولانا مفتی عامر اختر نقشبندی ملتان کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز ظہر مدرسہ حوا للبنات مین بازار خان پور میں بھی مہمان علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز مغرب ختم نبوت کورس کی دوسری نشست مفتی غلام قادر بروہی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد راقم نے کورس کی غرض وغایت بیان کی۔ بعدازاں مہمان خصوصی نے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے موضوع پر مفصل گفتگو فرمائی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور کی رابطہ کمیٹی مفتی شاہد علی آرائیں، نادر لیاقت، ماسٹر شاہد، ادریس آرائیں، بھائی سلیم آرائیں، بھائی ندیم، ماسٹر نثار احمد داؤد، قاری اسرار احمد چشتی نے بھرپور خدمات انجام دیں۔

19/اپریل بروز اتوار صبح 10 بجے شکار پور کی مشہور اچار فیکٹری حاجی مولا بخش میمن میں بھائی حافظ عبدالصبور میمن کی پُرخلوص دعوت پر مہمانانِ گرامی تشریف لے گئے۔ صبح 11 بجے تبلیغی مرکز میں مولانا مفتی شیراز میمن کی نگرانی میں مفتی محمد راشد مدنی کا طلبا میں بیان ہوا۔ ظہر کے بعد رتو ڈیرو میں مولانا علی محمد زہری کے بھائیوں سے تعزیت کی۔ دارالعلوم عثمانی بخاری محلہ قمبر علی خان میں ختم نبوت کورس ہوا۔ تلاوت قرآن پاک قاری عبدالحکیم عباسی نے کی، اس کورس کی سرپرستی مولانا عبدالستار سومرو مہتمم دارالعلوم عثمانی نے کی جبکہ صدارت حاجی عبدالحئی بروہی اور نگرانی راقم نے کی۔ نقابت مولانا عبدالقادر مغیری کے حصہ میں آئی۔ مولانا محمد صدیق مغیری، مولانا حافظ عزیز گل جاگرانی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے لیکچر اور بیانات ہوئے۔

20اپریل بروز پیر صبح 10 بجے عباسی اسکول میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب کا بیان ہوا۔ حافظ اسرار احمد عباسی، بھائی عرفان، مولانا عبدالستار سومرو، قاری عبدالرحمٰن شیخ اور راقم نے شرکت کی۔ بعد نماز مغرب ختم نبوت کورس کی دوسری نشست کی صدارت حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی درگاہ بیر شریف نے فرمائی۔ راقم نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی ایک سال کے کارگزاری پیش کی۔ آخر میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب کا مفصل بیان ہوا۔

# قادیانیت روبہ زوال

کچھ دوستوں نے ہمیں بتایا کہ ضلع تونسہ اور ضلع ڈیرہ غازی خان کے قادیانیوں کی فہرست ملی ہے جو اپنے مرکز کو باقاعدہ چندہ دیتے ہیں۔ہم نے اس فہرست کی تلاش شروع کردی تا کہ معلوم ہو سکے کون کون سے علاقہ میں قادیانی موجود ہیں اور چندہ دیتے ہیں۔ چونکہ قادیانی جماعت کی بنیاد جھوٹ اور چندہ پر قائم ہے ان کے نزدیک مرزا قادیانی کا جو مرید چندہ نہیں دیتا وہ منافق ہے۔خود مرزا قادیانی انٹرنیشنل بھکاری تھا۔اس نے چندوں کے کئی نام رکھے ہوئے تھے:لنگر کا چندہ، مینارہ مسیح کا چندہ، مبارک مسجد کا چندہ، دعا کرنے کی فیس، استخارہ کی فیس، اس کے باوجود حالت یہ تھی کہ قادیانیت کے پرچار کے لئے طوائف کا مال خرچ کرنا جائز سمجھتا تھا۔اپنے آپ کو رئیس قادیان بھی لکھتا اور کہلاتا تھا۔قادیانی کتابوں میں لکھا ہے اس بھکاری رئیس نے زندگی بھر زکوۃ نہیں دی، حج وعمرہ کبھی نہیں کیا، اعتکاف کبھی نہیں کیا۔منہ میں پان رکھ کر نماز پڑھتا تھا، روزہ رکھ کر توڑ دیتا تھا۔اس منحوس شخص کو بدبخت لوگ مجدد، مسیح موعود، امام مہدی، ظلی و بروزی نبی بلکہ حقیقی نبی مانتے ہیں۔ بہر حال ان فہرستوں کی جب ہم نے جانچ پڑتال کی تو وہ غیر مستند اور فرضی تھیں۔ کچھ دوستوں کو یہ فہرستیں بھیجی گئیں ان کا میسج آیا کہ ہماری آبادی میں قادیانی موجود ہی نہیں۔ ہمارے علاقے کو کیوں بدنام کیا گیا۔دراصل قادیانی ہمیشہ جھوٹ جمع کرتے ہیں، پھر اس جھوٹ کو جھوٹ سے ضرب دیتے ہیں اس طرح حق سچ کی پہچان مشکل ہوجاتی ہے۔ ہمارے علاقہ میں مرزا قادیانی سے لے کر مرزا محمود تک قادیانیت کے عروج کا زمانہ تھا۔اس علاقہ میں اٹھارہ بستیوں میں قادیانیت پھیل گئی اور 42 خاندانوں نے قادیانیت کو قبول کیا، مگر اکابر امت نے تحفظ ختم نبوت کے لئے دن رات بستی بستی، قریہ قریہ دین کی محنت کی۔ اب ہمارے سروے کے مطابق چھ بستیوں میں قادیانیت کا نام و نشان نہیں رہا، باقی بارہ بستیوں میں کچھ قادیانی مرگئے اور کچھ آبادی چھوڑ گئے، کچھ بیرون ملک چلے گئے۔ان خاندانوں میں سے بارہ خاندان آپ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کاوش سے مسلمان ہو گئے۔ باقی خاندان دربدر ہیں، اپنا نام ظاہر نہیں کرتے۔تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر کام کرنے والے دوست ان قادیانیوں کی سرگرمیوں کی نگرانی کرتے ہیں تا کہ یہ قادیانی کسی مسلمان کا ایمان خراب نہ کریں۔ پاکستان کے قانون اور آئین کی خلاف ورزی نہ کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین سالانہ اس علاقہ میں ختم نبوت کے اجتماع منعقد کرتے ہیں۔ ضلع تونسہ کے سنگھم کوٹ قیصرانی میں مولانا امان اللہ قیصرانی کی میزبانی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہوتی ہے، جس میں اکابر ختم نبوت کے علاوہ ملک بھر کے جید علماء کرام تشریف لاتے ہیں۔ یہ کانفرنس ایک مثالی کانفرنس ہوتی ہے۔ شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن تونسوی کی سرپرستی اور مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا عبیدالرحمٰن عثمانی، مولانا غلام مصطفیٰ اشعری، مولانا عبدالغفور سبحانی، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اقبال ساقی کی نگرانی میں جماعت کے یونٹ اور ذمہ داران علاقہ بھر میں تحفظ ختم نبوت کے لئے دلجمعی سے کام کر رہے ہیں۔ جہاں قادیانیت کا طوطی بولتا تھا، الحمدللہ! اب وہاں قادیانیت کا زوال شروع ہو گیا ہے۔ یہی محنت جاری رہی تو ایک دن آئے گا دنیا میں قادیانیت کا نام ونشان باقی نہیں رہے گا۔ (مولانا عبدالعزیز لاشاری)

**ملفوظات....**

حضرت علامہ مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

’’دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا کسی اور سے خیر کی توقع نہ کریں، اور نہ کسی پر اعتماد و توکّل کریں، ورنہ سوائے خُسران و ناکامی کوئی اور نتیجہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات و معرفت کی توفیق نصیب فرمائے، آمین!‘‘ (ماہنامہ بینات۔رمضان المبارک:۱۴۴۷ھ)

’’آپ کے علم کا مقصود آخرت کے لیے علم اور دین کی خدمت ہے، دنیا مقصد نہیں۔ جب کہ اِن رسمی ڈگریوں کی ضرورت اِس دنیا کمانے کے لیے ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں اِن کی کوئی قدر و قیمت نہیں، اور دنیاوی سامان بھی آخرت میں تھوڑا ہوگا۔‘‘ (ماہنامہ بینات۔شوال المکرّم ۱۴۴۷ھ)

انتخاب:....ابوالحسین محمد قاسم

# میں تو اس قابل نہ تھا

شکر ہے تیرا خدایا میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بلایا، میں تو اس قابل نہ تھا

اپنا دیوانہ بنایا، میں تو اس قابل نہ تھا
گِرد کعبے کے پھرایا، میں تو اس قابل نہ تھا

مدتوں کی پیاس کو سیراب تو نے کر دیا
جام زم زم کا پلایا، میں تو اس قابل نہ تھا

ڈال دی ٹھنڈک مِرے سینے میں تو نے ساقیا
اپنے سینے سے لگایا، میں تو اس قابل نہ تھا

بھا گیا میری زباں کو ذکر ''الا اللہ'' کا
یہ سبق کس نے پڑھایا، میں تو اس قابل نہ تھا

خاص اپنے در کا رکھا تو نے اے مولا مجھے
یوں نہیں در در پھرایا میں تو اس قابل نہ تھا

میری کوتاہی کہ تیری یاد سے غافل رہا
پر نہیں تو نے بھلایا، میں تو اس قابل نہ تھا

میں کہ تھا بے راہ تُو نے دستگیری آپ کی
تو ہی مجھ کو راہ پہ لایا، میں تو اس قابل نہ تھا

عہد جو روزِ ازل تجھ سے کیا تھا یاد ہے
عہد وہ کس نے نبھایا، میں تو اس قابل نہ تھا

تیری رحمت، تیری شفقت سے ہوا مجھ کو نصیب
گنبدِ خضرا کا سایا، میں تو اس قابل نہ تھا

میں نے جو دیکھا سو دیکھا جلوہ گاہِ قدس میں
اور جو پایا سو پایا، میں اس قابل نہ تھا

بارگاہِ سیدِ کونین (ﷺ) میں آ کر نفیسؔ
سوچتا ہوں کیسے آیا، میں تو اس قابل نہ تھا

حضرت مولانا سیّد نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

REGD. SS. 160

عقیدۂ ختمِ نبوت کی سربلندی، تحفظِ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لیے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

# قربانی کی کھالیں

# عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو دیجئے

## عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا تعارف

❁ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اکابر علمائے اُمت کی قیادت میں آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دینے والی بین الاقوامی جماعت تردید قادیانیت کے محاذ پر تمام مذہبی و دینی جماعتوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے۔ ❁ جماعت کی کوششوں اور قربانیوں کی بدولت الحمدللہ! قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ ہوا، قادیانیت کا فتنہ روبہ زوال ہوا۔

❁ ملک بھر کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں مجلس کے زیرِ اہتمام 30 مراکزو مساجد، 40 مبلغین جبکہ 12 سے زائد دینی مدارس و مکتب خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ❁ مجلس کے شعبہ تصنیف و تالیف سے ردِقادیانیت کے موضوع پر اکابرینِ اُمت کی بیسیوں ضخیم اور معرکۃ الآراء کتب طبع ہو چکی ہیں۔

❁ عربی، اُردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں مُفت لٹریچر کی تقسیم۔ ❁ ہفت روزہ ’’ختم نبوت‘‘ کراچی اور ماہنامہ ’’لولاک‘‘ ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا محاسبہ۔ ❁ اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت کا تعاقب۔ ❁ مدرسہ عربیہ مسلم کالونی چناب نگر میں دارالمبلغین اور سالانہ ردِقادیانیت کورس۔ ❁ پورے ملک میں ختمِ نبوت کانفرنسز، سیمینارز، کوئز پروگرام، تربیتی کورسز کے ذریعہ قادیانی دجل کا محاسبہ۔ ❁ مُفت ختمِ نبوت خط و کتابت کورس۔ ❁ انٹرنیٹ، سی ڈیز اور سوشل میڈیا کے ذریعہ ابلاغ ختم نبوت اور تردید مرزائیت۔

اس کام میں مخیّر دوستوں اور دردمندانِ ختمِ نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c # 0010010964680019

IBAN # PK068ABPA0010010964680019 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT

Account # 0010010964710018

IBAN # PK45ABPA0010010964710018 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

ترسیلِ زر کا پتہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون +92-61-4583486, +92-61-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)، ایم اے جناح روڈ کراچی

فون +92-21-32780337 فیکس +92-21-32780340

اپیل کنندگان:

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ — امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری دامت برکاتہم — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب — مرکزی ناظم اعلیٰ